15. N. 27.

سچی بہادری

انگریزی کتاب مصنفۂ بی شارلاٹ مریاٹکر

جسکو

بابو شیو پرشاد

نے ترجمہ کیا حسب الاجازۂ جناب بابو صاحب موصوف کے

مطبع منشی نول کشور میں چھپی

سنہ ۱۸۷۰ع

Digitized by Google

Digitized by Google

سچی بہادری

پہلا باب

مدرسی کی تعطیل اور لڑکون کا ویلی اور تام کے گھر جمع ہونا

تام — بار و اس مینھہ سنے تو بہت تنگ کیا کسی طرف سے بھی کھلنے کے کوئی آثار دکھلائی نہین دیتے

نوتیس — تنگ کیا اس سنے تو ہملوگون کی تعطیل ہی ڈبائی جس روز سے مدرسہ بند ہوا اس سنے بھی جھڑی لگادی گھڑی بھر بھی نہین کھلتا کہ کہین باہر جائین اور کچھہ سیر و تماشا دیکھین آج ہی کا دن تعطیل کا رہگیا ہی کل تو پھر مدرسہ کھل جایگا

جولیا — اگر مینھہ باہر نہین نکلنے دیتا تو آؤ اسی جگہہ بیٹھکر کچھہ کھیل کھیلین

INDIAN INSTITUTE

Digitized by Google

اور دل بہلاوین
لوئیس کھیل اب اور کونسا کھیلین کھیلتے کھیلتے تو جی اکتا گیا
ہنسنے بولنے کا مقدور رہی نہین بی بی پر سکر تو بیمار ہین اگر ذرا بھی
شور و غل ہوگا جھڑکے جاوینگے ایسے گھر سے تو مدرسہ ہی بہتر ہے
بالکون کی ذات چنچل مشہور ہے چپ چاپ تو بے کبھی
بیٹھ ہی نہین سکتے جب اور کچھ شغل نملا تو ولی نی تو بیٹھے بیٹھے چاکو
اوٹھا کر میز کاٹنا شروع کیا بیلا کے سامنے رنگ کی پیالیان رکھی
ہوئی تھین وہ اونمین انگلی ڈبو ڈبو کر اپنی کتاب کے ورق خراب
کرنے لگے میز کے تلے ایک شطرنج پڑی ہوئی تھی تام اور لوئیس
نی بچھا کر اوسپر مہرے چنے لیکن چال چلنے کی بھی ابھی نوبت نہ پہنچی
تھی کہ آپس مین تکرار ہو گئی تام نے بڑی شیخی کے ساتھ وزیر
کی کشت دی یہ خیال ہی نہ کیا کہ بغل مین حریف کا پیادہ بیٹھا ہے
لوئس نے فی الفور اپنے پیادہ سے تام کا وزیر مار لیا تام نے کہا
مین ابھی چال نہین چلا جلدی نکرو اور خواہ مخواہ چھینا چھپٹی نہ مچاؤ
لوئس بولا دست بہرہ رسیدہ مین اب کبھی یہ چال نہ پھیر دونگا
اور وزیر کو اپنی جیب مین رکھ لیا
غرض ان دونون کا مباحثہ یہان تک پہونچا کہ شاید شطرنج

سے جھگڑتے لڑاتے آپ ہی آپسمین لڑ پڑتی اور دل بہلانیکے
عوض آپس مین دھکا مکی کرتے لیکن انکا شور و غل سنکر پیگرو
صاحب وہان چلے آئے جون ہی اونھون نے آہستہ سے دروازہ
کھولا لڑکے لڑکیون نے اونکا وہ رسیدہ سن سفید مو خمیدہ قد اور مثل
صبح صادق روشن اور خندان پیشانی دیکھتے ہی بحث و تکرار اور
چاکو اور رنگ کی پیالیان تو چھوڑ دین اور سب کے سب چچا چچا
پکارتے اونکے گرد ہو گئے اگرچہ بھتیجے اونکے حقیقی صرف ٹام اور
ویلی وو ہی تھے باقی سب رشتہ دار اور قرابت مند ونکے لڑکے
تھے لیکن اونکی شفقت کے باعث سب کی سب اونکو اپنا چچا سمجھتی تھی
پرسی نے بھی جو ٹام اور ویلی کا ہم سبق تھا اور سب سے زیادہ کتاب
کے ساتھ الفت رکھتا تھا پیگرو صاحب کو دیکھکر اپنی کتاب
بند کی اور پردے کے پیچھے سے اوٹھکر اپنے پیر کی بیماری کی باعث
لاٹھی ٹیکتا ٹیکتا اونکے پاس چلا آیا پیگرو صاحب نے اس
دنیا مین زمانے کی سردی گرمی بہتیری دیکھی تھی مگر وہ دنیا
بھی جو باقی اور پایدار ہے کبھی اونکی آنکھون سے اوجھل نہوئی تھی
وہ ایک امر موہوم اور منحصر صرف ایتوار کے دن گرجا جانے اور دم
مانگ لینی ہی پر نہ سمجھتے تھے بلکہ وہ اونکے نزدیک بالکل حقیقی تھا

Digitized by Google

اور اوسی پردہ اپنے سارے اقوال و افعال کا مدار رکھتی تھے
یہان تک کہ اونکا چہرہ بھی کبھی آثار دینداری سے خالی و عاری نرہتا
کون ایسا شخص ہی جو انھین دیکھتا اور اونکی محبت کو اپنے دل مین جگہہ ندیتا
اوس کمرے مین ایک گدی دار کرسی رکھی ہوئی تھی اوسی پر
پرسگرو صاحب بیٹھہ گئے اور لڑکون کی طرف دیکھکر کہنے لگے
کہ پیارو تم سب کے سب آج اس کوٹھری کے اندر بیٹھے ہوئے
کیا کر رہے ہو اور کونسے کام مین مشغول ہو
لڑکے کام تو کچھہ بھی نہین کرتے تھے اسیطرح خالی بیٹھہ رہے تھے
پرسگرو خالی بیٹھے بیٹھے تم لوگون کا دل کیونکر لگتا ہی بے شغلی تو
آدمی کیواسطے ایک بڑا عذاب ہی
لوئیس کیا کرین شغل کوئی ملتا ہی نہین ارادہ تھا کہ آج باہر
جاکر میدان مین گیند کھیلین اور پتنگ اڑاوین لیکن یہ کمبخت
مینھہ پنڈا ہی نہین چھوڑتا
پرسگرو ہش یہ کیا کلام زبان پر لاتے ہو مینھہ پانی کا گلہ
شکوہ میرے کانونکو ہرگز نہین خوش آتا یہ سب خدا کی حکم سے
ہوتا ہی اور اوسکی مرضی پر موقوف ہی بس جو کچھہ خدا کرے ہمکو وا
نہین کہ اوسکی شکایت زبان پر لاوین مینھہ ہرگز کمبخت نہین مگر بہ

تمھاری بے شغلی البتہ کم بخت ہی بے شغلی ساری خرابیوں کی
جڑ ہی اور اس سے بہتیری برائیان پیدا ہوتی ہین بھلا تم مین سے
بھی کوئی کسی برائی کا نام لے سکتا ہی جو بیشغلی سے پیدا ہوتی ہے

بیلا　گپ شپ

ویلی　بے صبری اور بے چینی

جولیا　لڑائی جھگڑا اور آپسکی تکرار

پرسی گریو　جب بیشغلی سے اتنی خرابیان پیدا ہوتی ہین
تو ضرور اوسکا کچھ علاج سوچنا چاہیے

جولیا　اسکا علاج یہی ہی کہ آپ اب بیٹھکر کوئی اچھا سا قصہ
سنائیے اور سب لڑکی لڑکے بھی پرسی گریو صاحب کی منت
کرنے لگے اور شور مچانے کہ چچا چچا قصہ سناؤ آپ کے قصے
کہانیون مین ہمارا سب بات سے زیادہ دل لگتا ہی پرسی گریو صاحب
نے لبون پر انگلی رکھکر اونکو تو خاموش کیا اور آپ یون فرمانے
لگے کہ پیارو ابھی تو سویرا ہوا ہی یہ کونسا وقت کہانی کہنے کا ہے
رات کو البتہ جتنے کہوگے اوتنے قصے سنا دونگا لیکن اس
عرصے مین تم اپنی بے شغلی کا علاج آپ کیون نہین کرتے
کوئی اچھا سا مضمون سوچکر اوسے اپنی یاد بموجب ایک

Digitized by Google

ایک کہانی کیون نہین لکھی

بیلا اور لوئس مارے خوشی کے تالی بجاکر اچھل پڑے
اور بولے کہ یہ تدبیر دل لگی کی بہت خوب ہی اور پرسی بھی مُسکرایا
کیون کہ یہ ایسا شغل تھا جسمین اوسکے پیر کی بیماری شامل ہونے
کی مانع نہو سکتی تھی مگر اور سب لڑکے ذرا تامل مین آئے

لوئس اگر مضمون میرے من مانتا ہو تو مضائقہ نہین مین
کہانی لکھنے کو طیار ہون مجھے بہادری کی ایک کہانی بہت
عمدہ یاد ہے

آمی یہ بہادری کا مضمون تمھارے من مانتا البتہ ہو سکتا ہے
کیونکہ تم خود بہادر ہو اور پلٹن مین بھرتی ہوا چاہتے ہو لیکن
ہم بیچاری لڑکیان اس مضمون پر کیا لکھہ سکتی ہین

پرسی گیرلو کیون اگر سب لوگ اس مضمون کو پسند کرین
تو تمھین اوسپر کہانی لکھنے کو کیا ہوا ہے مین اس مضمون مین
کوئی بھی بات لڑکیون کے واسطے مشکل نہین دیکھتا یہ کچھہ ضرور
نہین کہ بہادری کے واسطے لڑائی جھگڑا اور کشت خون ہو بلکہ
یہ پہلے سے شرط کرلو کہ ایسی باتون کا تمھاری کہانی مین
ذکر بھی نہ آنے پاوے

Digitized by Google

آمی — یہ تو ایسا مضمون ہے کہ اگر تم کسی عورت کی تمثیل بھی ڈھونڈھہ لاؤ تو تعجب نہین

جیسی — لیکن کیا ہملوگون کو سچی کہانیان لکھنی پڑینگی

جولیا — بیشک ورنہ کیا ہم لوگ اونکو اپنے دماغ سے پیدا کرینگے جھوٹھہ تو مجھسے کبھی بھی کچھہ نہ لکھا جا سکیگا پرسگریو صاحب نے اوسکی پیٹھہ ٹھونکی اور کہا کہ بیٹی تو سچ کہتی ہے سچ کی برابری جھوٹھہ کبھی نہین کر سکتا

جولیا — اور چچا پرسگریو جسوقت ہملوگ اپنی کہانیان پڑھکر ایک دوسرے کو سنانے لگینگے تو کیا آپ بھی اس جگہہ موجود رہین گے

پرسگریو — اگر تمھاری خوشی ہوگی تو مین خود تمھاری کہانیون کو پڑھکر تمھین سناؤنگا اور اونھین دیکھکر جو جو باتین میرے دل مین آئینگی وہ بھی تمھین بتاؤنگا یہ سنکر بے اختیار پرسی کے منہ سے نکل آیا کہ تب تو دل لگی کے سوا اس شغل سے ہملوگ اور بھی کچھہ فائدہ اوٹھائینگے یہ لڑکا اسدم تک کچھہ بھی نہ بولا تھا مطلق سکوت اختیار کیے تھا اتنا کلام زبان سے نکل جانے کے باعث دل مین کچھہ شرمسی کھاکر پھر پردے کے پیچھے اپنے گوشے مین جا لکھنے کے لیے کہانی سوچنے لگا

Digitized by Google

دوسرا باب

لڑکون کو یہ بڑا شغل ملا دن جاتے مطلق معلوم نہ ہوا
کبھی کوئی جا کے الماری سے کتابین نکالتا کبھی کوئی جا کر تام
اور ویلی کی ما سے قلم بنوا آتا اور املا پوچھتا کتابون کے رکھنے اوٹھانے
کا اکثر اسقدر دھماکا ہوتا کہ بی بی پرسکیرو چونک پڑتین اور ویلی
و تام کی ما بی بی گورکو بھی قلم بنانے اور اصلاح دینے کو
لڑکون نے اتنا دق کیا کہ وہ بیچاری بہ مشکل اوس روز اپنے
سینے پرونے کا کام کر سکین جن کتابون کو وے لڑکے عمر بھر
بھی کبھی چھونیکا ارادہ نکرتے اوس روز اونھین وہ بہادری
کی کہانی کے لیے اول سے آخر تک دیکھنی پڑین اور جنھون
نے ابھی اچھی طرح قلم پکڑنا بھی نہ سیکھا تھا اونھین بھی
آج حرف بنا بنا کر کاغذ پر لکھنا پڑا شام کے وقت جب سب نے
کھانا کھانے سے فراغت پائی لڑکے لڑکیون نے اپنی اپنی
کہانی پرسکیرو صاحب کے ہاتھ مین دی اونھون نے عینک
لگا کر ایک ایک کو پڑھنا شروع کیا پہلا قصہ جو اونکے

Digitized by Google

ہاتھ مین آیا کنہ ذہن جیسی کا تھا وہ چھوٹے چھوٹے ہاتھون
سے کرسی کا بازو پکڑکر پیرون کے پاس کھڑی ہوگئی خاموشی
سب نے اختیار کی دل مین انتظار لبون پر مسکراہٹ اور
نظر ہر ایک کی پرسکریو صاحب کے چہرے کیطرف تھی

جیسی کی کہانی

جہاز کا جلنا

ایک روز کا تذکرہ ہے جب کلایڈ سنڈیل نام دخانی جہاز کا
ناخدا جیمس مکسویل سنتر اسّی مسافرونکو چڑھائے ہوئے ایرلینڈ کی
طرف جاتا تھا اتفاقاً راستے مین اوسکو جہاز کے اندر سے کسی چیز
کے جلنے کی بو آئی شبہہ آگ لگنے کا ہوا مگر کہین کسی جگہہ اوسکا
پتا نپایا کپتان کو خبر دی اوسنے کہا بھائی بو تو مجھے بھی آتی ہے
مسافرون مین سے ایک نے کہا کہ صاحب دھوان سا تو اوٹھتا
ہوا مین نے بھی دیکھا لیکن یہ نہین معلوم کہ کس جگہہ سے
اٹھتا تھا اس عرصے مین رات آدھی کے قریب جا چکی تھی
مسافر خاطر جمعی سے جاکر اپنی کوٹھری مین سو یا جیمس مکسویل سنے
پتوار تھامی کپتان گھوم گھوم کر اوس آگ کی تلاش کرنے لگا

اور ایک لحظہ بھی اوس سے غافل نہ بیٹھا بورہ روغنی لکڑی کے
جلنے کی دم بدم زیادہ ہوتی جاتی تھی آخرکار نوبت یہان تک پہونچی
کہ ایک تختے کے تلے سے آگ کا شعلہ بھی پھوٹ نکلا کپتان نے
پکارا جیمس نکسویل جہاز مین آگ لگی

جیمس نکسویل کنارے لے چلین

اوس اطراف کے سواحل بہت پُرخطر تھے مثل دیوار
برابر پہاڑ کھڑے ہوئے تھے شاید اسی لحاظ سے کپتان نے
آگے بڑھنے کا حکم دیا جیمس نکسویل نے کلیجہ تھام کر آسمان
کیطرف آنکھہ اوٹھائی اور بولا کہ یا حافظ حقیقی مجھے اپنی چاکری
بجالانے اور فرض سے ادا ہونے کی توفیق بخش زن و فرزند
اور مادر دلبند سب تیری بھروسے ہین جہاز بہتیرا تیز کیا لیکن
جب آگے بجز بحر ناپیدا کنار کے کچھہ ندیکھا اور آگ کا اشتعال
دم بدم بڑھنا معلوم کیا منزل مقصود پر پہنچنے سے نا امید ہو
جہاز کنارے کیطرف موڑا گھبراہٹ کا اثر مطلق چہرے پر
نہ آنے دیا کمال استقلال کے ساتھہ کھڑا ٹکٹکی باندھے
اوسطرف نگاہ دوڑا تا رہا ایک تو وہ جہاز آپ ہی تیز تھا دوسرے
آگ لگنی سے کل کا اندر پانی جو زیادہ گرم ہوا اور بھی اڑ چلا آگ کا بم کنار

تختونکا ٹوٹنا سمندر مین پہاڑونکی طرح موجونکا اٹھنا اوس
اندھیری رات مین نمونہ قیامت کا دکھلاتا تھا مسافر سب جہاز
کی سری پر جمع ہوگئے تھی تیز جانیکے باعث آگ کی لپٹ اور سارا
دھوان پیچھی ہی کیطرف جاتا تھا جہان وہ بیچارہ جیمس بکسویل پتوار
تھامی ہوئے چاکری پر مستعد مثل گوسفند قربانی گویا شہید ہونی کو
کھڑا تھا لوگ بہتیرا اوسکی طرف پانی بہاتے تھے تاکہ پیرون تلے
آگ نہ آ لگے لیکن وہ اون تدبیرون سے کب رکتی تھی تنور کی
طرح اوسکی پیر تلے کی تختے دہک گئے اور تلوی جھلسنے لگی مارے
دھوئین کے دم بھی گھٹا جاتا تھا مگر اوس بہادر نے اُف نکی
مثل صورت سنگ اپنی جگہہ پر قائم رہا جب کبھی ہوا کی
جھکور سے دھوان ہٹ جاتا اور لوگ جو جہاز کی سرے پر
جمع تھے جیمس بکسویل کو اوس آفت مین اس استقلال کے
ساتھہ اپنی چاکری پر مستعد دیکھتے سب کی سب اوسکی شکر گذاریان
زبان پر لاتے اور تحسین و آفرین کا آوازہ بلند کرتے اوسی پر
اوسوقت اونکی ساری امید تھی اور اوسیکے ہاتھہ مین گویا اونھون
نے اپنی زندگی سمجھی تھی آگ لگنے کے باعث کنارے والون
نے بھی اوس جہاز کو دور ہی سے دیکھہ لیا تھا وہان اوسکی لگنے

Digitized by Google

لائق پہاڑ کے درمیان صرف بارہ گز چوڑا ایک مہانہ سا تھا
لوگ اوسکے متصل بلندی پر چڑھکر مشعلین بال بال جہاز کو اوس
مہانے سکے اندر لانیکے لیے اشارہ کرتے تھے جہاز غارت
ہونے مین صرف گھڑی ساعت کی بات آ رہی تھی گویا آگ
اوسے منہ مین سے لے چکی تھی فقط نگل جلنے کی دیر تھی لیکن
جیمس مکسویل نے اس حکمت سے اوسکا منہ موڑا کہ وہ
عین اوسی مہانے سکے اندر کنارے سے آلگا لوگ فی الفور
جہاز سے باہر کود سے اور اپنی اپنی جان لیکر بھاگ بچے جیمس مکسویل
کی اور کسی کا بال بھی بیکا نہوا تھا پر اسکا اوسدم بہت بیطرح
حال تھا اگر یہ اپنی چاکری سے ذرہ بھی ہچکچا تا سب کے سب
لقمۂ اجل ہو چکے تھے کون ایسا شخص اوس جہاز پر تھا جو
آفت کیوقت اپنی جان کی سلامتی کیواسطے سب کچھ دیدا لینے
پر راضی نتھا لیکن اپنے تیئن خشکی پر صحیح وسالم پایا تو پھر کون
یہ سوچتا تھا کہ کسنے ہمکو موت کے منہ سے بچایا اور اپنے مرنے کا
خوف نہ کھا کر ہمکو ورطہ ہلاکت سے نکالا ایک شخص کنارے پر
سے چلایا کہ ہاے مین تو بچا مگر میرا صندوق جہاز ہی مین رہا
اگر وہ جلا تو میرا جینا مرنے سے بدتر ہوا پچاس روپے اوس صندوق

لیواسطے انعام دیتا ہون جمیس مکسویل مصیبت کے وقت کبھی
اپنے مقدور بھر کسیکی مدد کرنے مین کوتاہی نکرتا تھا فوراً جھپٹکے
اگ کے اندر سے اوس جلتے ہوئے صندوق کو کنارے پر پھینکا
چمڑا اوسکے ہاتھہ کا اوسی صندوق کے ساتھہ مثل مہر چپکا ہوا
چلا گیا اگر حیوان بھی ہوتا تو اس مہربانی کا شکرانہ ادا کرتا اور اس
احسان کو تا زیست لوح سینہ سے محو ہونے دیتا لیکن اس انسان
نے وہ پچاس روپے کا انعام بھی جسکے دینے کا وعدہ کیا تھا
گوشۂ خاطر سے فراموش کیا اور جمیس مکسویل تو اسکا ذکر بھی
زبان پر نہ لایا آگ کی لپیٹ سے اوسکے بال اور کپڑے سقدر
جھلس گئے تھے کہ چھوتے راکھہ ہوئے جاتے تھے بدن وسکا
وہ بھرا پرا شہزور سوکھہ کر کانٹا ہوگیا چہرے پر جوانی سے بڑھاپا
چھا گیا علاج اوسنے اچھے حکیم کا کیا ورنہ جو صدمہ اوس رات
اوسکی جان پر گذرا تھا اوس سے بچنے کا کچھہ بھروسا نہ تھا
تاہم اوسنے نوکری نہ چھوڑی اور اوسکے مالک بھی حسن خدمت
کے باعث برابر اوسے تنخواہ دیے گئے

کچھہ دنون کے بعد شہر گلاسگو کے امیرون نے چندا کرکے
ہزار روپے جمع کیے اور اوسمین سے تین سو جمیس مکسویل و تین سو

کپتان اور باقی چارسو ملاح اور خلاصیون کو جو اوس رات اوس
جہاز پر تھے انعام بخشے

لڑکے - خوب خوب جیسی خوب

ٹام فی الحقیقت قصہ لائق تعریف کی ہے

جیسی یہ میری اسمین ہرگز کچھہ تعریف نہین کیونکہ مین نے
حرف بحرف چمبرس کی کتاب سے نقل کرلیا ہے

ویلی اوس کتاب مین سیکڑون قصے پڑے ہین انتخاب
کرنیکو بھی تو بڑی عقل چاہیے

ہرسکرلو سنو بھائیو اگر میری صلاح مانو تو کہانی پڑہتے وقت
کسیکی تعریف یا ہجو نکرو کیونکہ جسکی تعریف کروگے ضرور وہ غرور
سے پھولیگا اور جسکی ہجو کروگے اوسکا دل ٹوٹ جائیگا اور شاید وہ
پھر کبھی کوئی قصہ نہ لکھے

امی لیکن ایک بات اس قصے مین جیسی نے ایسی لکھی کہ آپو
ہرگز مجھے یقین نہین آتا یہ کیونکر ممکن ہے کہ جن لوگون کی اوس
ناخدا نے جانین بچائین وے اوسکا احسان بھول جائین
اور شکر ادا نکرین

جولیا جو کام کہ اوس ناخدا نے کیا اور جیسا خطرہ کہ اوس نے

Digitized by Google

اون مسافرون کیو اسطے اپنی جان پر سہا ہیری سمجھہ مین تو اوسکے
بدلے اون لوگون کو لازم تھا کہ جب کنارے پر صحیح و سالم پہنچے
اور تازہ ہوا سے ٹھنڈے ہوے تو جبدم جہاز کو سطح آب پر چلتا
ہوا دیکھا اور اپنے تئین اوس ورطہ جان کاہ سے باہر پایا ہر مو
زبان ہو کر اوس ناخدا کی شکر گزاریان ادا کرتے اور جیتک
جیتے کبھی اوسکا احسان اپنے دل سے نہ بھولتے

تیسرا باب

جب پرسکریو صاحب نے جیسی کی کہانی ختم کی نوبت بیلا کے
قصے کی پہونچی یہ لڑکی اپنی ہمجولیون مین شاعر مشہور تھی جو نہایت
سادہ لوح رحیم دل جیسی کرسی کے پاس سے ہٹی بیلا مسکراتی
ہوئی سر نیچا کیے اوسکی جگہہ جا کھڑی ہوئی

بیلا کی کہانی

سنہ ۱۶۸۵ع مین جب ارل آف نیھول نے کلائی کا ٹوٹنا ہنے
قرا ایت اندھیری جیمس اول اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ کو قتل کرنا
چاہا اور اوسکی سپاہی سر سے پیر تک ہتھیارون مین غرق بادشاہ کی

تلاش مین محل کے اندر تھے بادشاہ ایک چور گھر کے اندر چھپا
ہوا تھا وہ لوگ کمرے اور کوٹھریان ڈھونڈھ ڈھانڈھکر جس
راہ سے آئے تھے پھر باہر چلے گئے

بیگم الحمد للہ کہ یہ کافر ناکام پھرے اور چور گھر کیطرف نہ گئے
وہ اپنی خواصون اور ہم جلیسون کے ساتھ اوسی جگہہ کھڑی کانپ
رہی تھی اتنے مین ایک کم سن خواص بولی ہنو جب ان کمبختون نے
جانیکی وقت اوس تختے پر پیر رکھا جو چور گھر کے منہ پر جڑا ہی میرے
تو ہاتھہ کے طوطے اوڑ گئے بلکہ ابتک بدن تھرا رہا ہے

بادشاہ کیا وہ لوگ چلے گئے
یہ آواز بہت آہستگی کے ساتھہ چور گھر سے آتی ہوئی
سنائی دی

خواصین خاموش خاموش ابھی دور نہین گئے شاید پھر
سے چلے اوین آپ جہان پناہ ابھی چپ چاپ اسی چور گھر
مین ذرا آرام فرمائین

اسی عرصے مین بی بی کٹھرن ٹڈ گلاس نے ہونٹ پر انگلی
رکھی اور بولی کہ سنو وہ کیا آواز سنائی دیتی ہے
آواز وہ سپاہیون کے ہتھیار اور پیرون کی تھی

سپاہی واہ چور گھر کی تلاشی لینی تو ہم بھول ہی گئے

بیگم اور خواصین سب کی سب یہ گئی ہوئی بلا پھر آئی دیکھکر سن
ہوگئین کلیجہ اوچھلتا تھا ہونٹھ تھرّا تے تھے آنکھین گویا پتھرا گئی تھین
خون کا اثر کسی کے بھی بدن مین باقی نہین رہا تھا صرف اتنا ہی بیگم
کے منہ سے نکلنے پایا کہ پھر آئے کتھرن ڈگلا اس دروازے کیطرف
جھپٹی کہ کواڑ اندر سے بند کر لے اس مین ایک خواص نے
پکارا کہ بی بی بلی لگا دو اور ساتھ ہی اور بھی سب بلی بلی کہنا وین
مگر بلی اون کواڑون مین جو نتھی اور سپاہی جو کھٹ پٹ پر ان پہونچے
چاہتے تھے کہ دروازہ ڈھکیلین سبکی سب گھبرائین اور چلائین
کہ بس اب غارت ہوئے کتھرن ڈگلا اس نے بلی کی جگہہ کواڑ کے
قلابون مین اپنی کلائی آڑا دی اور بولی کمبختو اگر بلی نہین تو میرا ہاتھہ
تو ہے بنا اسے توڑ سے تو تم اندر نہین آنے پاتے اون سنگدلون کے
دل پر اس وفادار جان نثار بی بی کا کلام کیا اثر کرتا تھا وے
بادشاہ کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے سب نے ملکر کواڑون
پر زور کیا کہان لٹنے سپاہیون کا زور ایک ساتھہ اور کہان
اوس بیچاری بی بی کا نازک ہاتھہ فی الفور ٹوٹ کر چکنا چور ہوگیا
اس دردناک حال کے لکھنے سے قلم کا دل بھی ٹوٹتا ہے

Digitized by Google

دیکھنے والون پر کیا جانئے کیا گذرا ہوگا ہاتھہ ٹوٹتے ہی وہ بیہوش
ہوکر زمین پر گر پڑی اور سپاہی اوسکی چھاتی پر پانو دیے ہوئے
سبکے سب اندر چلے آئے آفرین اوس عورت نے اپنے مالک
کی کیسی محبت اور کیا ہی نمک حلالی ور وفاداری اور جان نثاری دکھلائی
جولیا پھر کیا اونھون نے بادشاہ کو مار ڈالا
بیلا وہ انھین حرامیون کی تلوار سے مارا گیا اسکاٹلینڈ کی
تواریخ مین یہ سارا حال لکھا ہے
جولیا کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے بولی کہ وہ بی بی بھی
ہاتھہ ٹوٹ جانے پر پھر جیتی رہی یا نہین
بیلا اوسکے مرنے جینے کا ذکر تو مورخ نے اپنی کتاب مین کچھ
درج نہین کیا لیکن اگر جیتی رہی ہوگی تو وہ اوسکا لنجا ہاتھہ
زندگی بھر اوسکی خوشی کا باعث ہوا ہوگا کیونکہ جب وہ اوسپر
نگاہ کرتی ہوگی ساتھہ ہی یہ بات اوسے یاد آتی ہوگی کہ مین نے
اپنے بادشاہ کی حتی المقدور چاکری کی اور شرط نمک سجا
ادا ہوگی یہ تو ہاتھہ ہی تھا اگر جان بھی اوسکے کام آتی
تو اس سے کیا بہتر تھا
پرسگرو مین نے اسی طرح کا ایک قصہ انگلستان کا

تواریخ مین دیکھا ہے اوسکا مصنف لکھتا ہے کہ ایک آدمی کچھ
عرض کرنے کے بہانے سے اوڑون بادشاہ کے پاس چلا آیا
اور جب نزدیک پونہچا تو زہر کی بجھی ہوئی تلوار میان سے کھینچکر
چاہتا ہی تھا کہ بادشاہ پر چلاوے لیلا وزیر سے کہ وہ
بادشاہ کا بہت عزیز تھا یہ حال دیکھکر اور تو کچھ نہ بن پڑا
جھپٹ کر بادشاہ کے سامنے ڈھال کی جگہہ آپ کھڑا ہو گیا
اور اوس قاتل کے وار کو اپنی گردن پر لیا تلوار لگتے ہی اوسکا
سر کٹ کر زمین پر گر پڑا اور وہ بیچارہ جان بحق تسلیم ہوا

لوئیس   موت ہو اور ایسی ہو اپنے بادشاہ کے واسطے
جان دینا یہ بھی بہت بڑی بات ہے

بیلا   موت تو مین بھی اسطرح کی پسند کرتی ہون لیکن
اب اس زمانے مین اسطرح کے نام پاکہ تعجب کا کوئی کام بن پڑنے
کا اتفاق اور موقع نہین دکھائی دیتا

آمی   لیکن اوس خوف و خطر اور اوس تکلیف و درد کو بھی
ذرا خیال مین لاؤ جو لیلا اور کیتھرن ڈگلاس کو ہوا ہوگا قدرت
اور جان نثاری کا صرف ذکر اور بیان کرنا بہت سہل ہے لیکن
اپنی جان کسی پر نثار کر ڈالنا اور دوسرے کے لیے آپ فدا

ہوجانا بہت مشکل ہے

بیلا کہ پرسلے درجے کی صاحب اعتقاد تھی عجیب ہوئی ہین جو جان دینے لایق کوئی کام آن پڑے تو مین بیشک جان دینے کو موجود ہون اور اوسوقت کہین بادشاہ بھی بچشم خود دیکھتا ہو اور یہ بات اوسکے روبرو ہو تو پھر خیال کرو کہ کس قدر میرے دل کو جرات اور دلیری ہوگی

بیلا نے یہ بات کچھ اوپر کے دل سے نہین کہی تھی بلکہ جو کچھ لوسدم اوسکی زبان سے نکلا وہی اوسکا عندیہ تھا پرسکریو کیا اس زمانے مین اور کیا زمانہ گذشتہ کے درمیان رعیت کو اپنے مالک کی خدمت بجالانے کا اتفاق اور موقع ہردم موجود ہے بلکہ میری سمجھ مین تو اوسکی نہایت احتیاج اور ضرورت ہے اسے کچھ ہلکی لڑائی نہ سمجھو نفرت خودپرستی لذات نفسانی ہوا و ہوس دنیای فانی سبکی سب دروازہ دل کو ڈھکیلتی ہین پس اعتقاد دینی کے اپنی کلائی اوسکے علاوہ مین مضبوط لگانی چاہیے بادشاہ ہمارا ہم لوگون کو بچشم خود دیکھ رہا ہے

بیلا لیکن ہم بچون کو کچھ بہت بڑا کام پیش نہین آتا اتنا تو

جانتے ہین کہ واجب کیا ہے لیکن ایسا کوئی باعث دکھلائی
نہین دیتا کہ جس سے حتی المقدور والامکان اپنی سعی و کوشش
کو کام مین لاوین

برسگریو   بیٹی یہ کیون کہتی ہو کہ باعث دکھلائی نہین دیتا چھوٹے
سے چھوٹے اور کم زور سے کم زور بچے کے لیے بھی لڑنے
کو ایک دشمن موجود ہے اور وہ بھی کیا کہ جو آدمی کی طاقت
سے کہین بڑھکر زیادہ زور رکھتا ہے وہ دشمن خود اوسی کا
حرامی دل ہے فرشتون کی بھی نگاہ اس لڑائی پر رہتی ہے
اور آسمان سے کمک پونہچتی ہے جب دشمن مغلوب ہوا
تو گویا ابدی جلال کا مالک ہاتھ لگا

نظم

گرچہ دنیا کی امیدین ہین بہت باآب و تاب
ہر نفس تو نفس سے لڑنا کہ ہوگا کامیاب
بڑا دشمن ہے اسپر بھولیو ہرگز نہ دوست
جس لیے اس سے ہی لڑنا وہی ملک مستطاب

پرسی کے منہ سے بے اختیار یہ فقرہ نکل آیا لیکن ایسا
رستہ کہ بجز جیسی کے اور کسیکو اوسکی بھنک سنائی نہ دی جو شخص

Digitized by Google

کہ غصہ ہونے مین دھیرا ہے وہ زبردست سے بہتر ہے اور
جو شخص کہ اپنے دل کو دباتا ہے وہ اوس شخص سے بہتر ہے
کہ جو ایک شہر لے لیتا ہے

چوتھا باب

جب پرسنگر صاحب نے اوسکا غذ کے تختے کو اوٹھایا جسپر
ید ہا رول کھچا ہوا تھا اور بہت صفائی سے بڑے بڑے گول گول
ون مین لکھا ہوا تھا بولے کہ یہ شاید جولیا کی کہانی ہے جولیا
پنے ماباپ کی اکلوتی تھی پر خوشدل اسقدر کہ سلہ ہی لڑکی لڑکے
یا اوسکے بہن بھائی تھے ہمیشہ کشادہ ابرو اور مسکراتی ہی رہتی
ہی دنیا مین شاذونادر کوئی بات تھی کہ اوسکی جبین پر چین لاتی
دری سی لڑکی مشق چینی کی تپلی کے سبکا کھلونا تھی بے اختیار
مس پڑی اور پھر کچھہ شرمسی کھاکر بولی چچا مین نے آہا کبھی عمر بھر
نہین لکھا تھا تاہم کاغذ پر نگاہ کیجئے تو بہت تھوڑا معلوم ہوتا ہے اگر
مجھے اوروں کی طرح لکھنا نہین آتا بڑی مشکل سے اتنا لکھا ہے
سپر بھی آپکے ہاتھہ مین دیتے ہوئے شرم آتی ہے

پرسنگر صاحب نے بڑی محبت سے اوسکے سر پر ہاتھہ پھیرا
ور کہنے لگے کہ پیاری تم اس سے زیادہ اور کیا لکھتین اور دوسرا
بھی اس سے زیادہ کیا لکھتا قصہ کیسا ہی چھوٹا کیون نہو لیکن مجھکو ہر

کہ اوس سے نصیحت بہت بڑی نکلے
پیرسکو صاحب نے کہانی پڑھنی شروع کی جولیا اونکی زانو
پر ٹھوڑی ٹیک کر کھڑی ہو گئی یہ لڑکی سب سے چھوٹی تھی لڑکے
لڑکیاں کان دھر کر مسکراتے ہوئے بڑے تعجب سے اوسکی
کہانی سننے لگے

جولیا کی کہانی

بم کا گولا

ایک مرتبہ انگریز اور رسیون کے درمیان لڑائی ہو پڑی گولون کا
مینہ برستا تھا اور گولیون کی بوچھار چل رہی تھی لیکن ہیکلا نام
انگریزی جہاز کے بہادر لوگ بخوف لڑ رہے تھے ناگاہ ایک بم
گولہ مین جہاز کے بیچ مین آ پڑا نزدیک تھا کہ پھوٹے اور
جہاز والون کو حریق آتش بلا اور غریق دریای فنا کرے لوکس نام ایک
نوجوان جہازی کودا اور دیکھتے ہی دیکھتے آن کی آن مین اوس
بم کے گولے کو اوٹھا کر دھم سے سمندر مین پھینک دیا

جولیا نے سر اوٹھایا اور بولی کہ دیکھو مین پہلے ہی کہتی رہی

میری کہانی بہت چھوٹی ہے مجھ تو اسکے لکھنے مین کئی گھنٹے لگے
تھے لیکن آپ نے ایک منٹ مین پڑھ ڈالی

لڑکے   واہ جولیا واہ یہ تو تمنے بہت ہی عمدہ قصہ نکالا ہے قصہ
کیا یہ تو تمنے ایک بے نظیر ہیرے کا بڑا ٹکرا تراشا ہے

پرسگیو   تم لوگ اس قصے سے ایک بہت بڑی کام کی بات
سیکھ سکتے ہو

پرسی   بیشک یہ اس بات کے واسطے بہت خوب تمثیل ہے
کہ جو کچھ کرنا ہے فی الفور کر ڈالنا چاہیے اوسمین پھر رکنا اور
ششش وپنج کرنا ہرگز مناسب نہین

لوئیس   سچ کیونکہ اگر لوکس ایک لحظہ بھی گولا اٹھانے مین
دیر کرتا تو اوسکے پھوٹنے سے سارا جہاز مع جہازیون کے
پاش پاش ہو جاتا

پرسگیو   تم مین سے کوئی مجھے اور بھی کسی کتاب کی تمثیل
سنا سکتا ہے کہ جس سے رکنے اور ششش وپنج کرنے کا
نقصان ثابت ہو

لحظہ ایک رک کر پرسی بولا کہ مجھے رومی صوبہ دار فیلکس
کی مثال یاد پڑتی ہے کہ جو سینٹ پولوس سے آنے والی عدالت

یعنی روز قیامت کا ذکر سنتے ہی تھرا گیا لیکن گناہوں سے
توبہ کرنا وقت فرصت پر موقوف رکھا اور آخرکار شاید اوسی
حالت گنہگاری مین شربت اجل نوش کر گیا
ویلی اور لوط کی عورت کا بھی یہی حال ہوا تھا اوسنے پیچھے پھر کر
سدوم کیطرف نگاہ کی کہ اتنے مین وہ نمک کا ستون بن گئی
پرسگریو صاحب بولے کہ تم دونون نے بہت اچھی مثالین
دین انسان کی یہ ایک بہت بڑی بھول ہے کہ آج کا کام کل پر
ٹالتا ہے اور ایک چھوٹی سی کتاب پر جو اوسی جگہہ میز کے اوپر دھری ہوئی
تھی ہاتھہ رکھکر فرمانے لگے کہ عزیزو اسکے پڑھنے سے میرے
دل پر یہ بات ایسی نقش ہو گئی ہے کہ کچھہ تھوڑا سا خلاصہ اوسکا
تم لوگون کو سنانے کے لیے بے اختیار طبیعت چاہتی ہے
اسمین لکھا ہے کہ ساحل سمندر پر جو دیوار کیطرح اونچے اونچے پہاڑ
کھڑے ہین اکثر اونکی درارون مین مرغابیان گھونسلے بنا کر انڈے
دیا کرتی ہین اور بہتیرے آدمی اونھین سے اپنا گذارہ چلاتے
ہین کسی روز ایک آدمی نے خوب مضبوط میخ گاڑ کر ایک سرا رسے
کا اوپر باندھا اور دوسرا سرا سمندر کیطرف لٹکا کر جیسے کوئی کوئے
مین اوترتا ہے رستا تھام تھام کر انڈون کی تلاش مین نیچے

انترا گھونسلا تو دکھلائی دیا مگر اراراوس مقام پر اندر وار کو
ہٹا ہوا تھا ہاتھہ اوسکا نہ پونہچا تب جھولے کیطرح اوس رسّے پر
جھولنے لگا غرض جھول کر وہ اوس گھونسلے تک تو پونہچ گیا
لیکن جون ہی پیر پتھر پر جمایا رسّا ہاتھہ سے چھٹ گیا اب ذرا
اس بیچارے کی ہولناک حالت پر غور کرنا چاہیے کہ اوپر تو
چڑھنے کی کوئی راہ نہین اور نیچے سیکڑون ہاتھہ کے تفاوت
پر سمندر لہرین مار رہا ہے اگر اوسی جگہہ ٹھہیرا رہے بھوکون مرجا
اگر نیچے کود سے پتھرون سے ٹکرا کر چکنا چور ہو جاے یا سمندر
کی موجون مین غوطے کھاے وہی رسّا اوسکا سہارا تھا
اور اوسی پر اوسکے مرنے جینے کا مدار تھا سو ہاتھہ سے چھٹ
گیا تھا پر رسّا ہنوز ہل رہا تھا شکاری نے دیکھا کہ رسّا تو ابھی
ہل رہا ہے مگر جسقدر پہلے مرتبہ نزدیک آیا تھا اوسقدر دوسرے
مرتبہ نہ آیا اور جتنا دوسری مرتبہ آیا تھا اتنا تیسری مرتبے
نہ آیا اگر تھم جائیگا تو پھر اتنا بھی نزدیک نہ آویگا اور کسیطرح
اوسپر تک ہاتھہ نہ پونہچیگا بس اب سوچنے اور پس و پیش
کرنے کا ہرگز مقام نہین جون ہی رسّا اوسکی طرف آیا اوچھل کر
اوسکے پکڑنے کو ہاتھہ بڑھایا گر پڑنے کا کچھہ خیال نکیا اور

خاصی طرح اوس سے کو تھام کر اوپر چڑھہ آیا پس اے
گنہگارو جتنی تم دیر کرنے ہو اوتنی ہی تمہاری نجات تم سے
دم بدم دور ہوتی جاتی ہے اور آخر کار موت تمھیں جلد ہی
نیچے گرا دے گی

Digitized by Google

پانچوان باب
آمی کی کہانی
سانپ اور بی بی

ولایت کثرت آباد ہندوستان مین گورکھپور کے کمشنر
رابرٹ برڈ صاحب کی بہن مس برڈ ایک رات جو اپنے
غسل خانے مین گئین تو قضا کار اونکا پیر ایک سانپ کے
سر پر پڑ گیا لیکن اونھون نے خوف کو مطلق اپنے دل مین راہ
ندیا اور اوسیطرح اوسکے سر کو دبائے رہین اگر ڈر جاتین اور جھجک
کر پیر اوٹھا لیتین وہ فورا اوچھل کر اونھین کاٹ لیتا
غرض جون جون وہ سانپ اپنی دم کو اونکے پیر پر لپٹیا جاتا تھا
وے اوسکے سر کو ایڑی کے تلے زور سے دباتی جاتی تھین
یہان تک کہ جب نوکر چاکر روشنی لیکر پونہچے تو اوس موذی کالے
ناگ کو مس صاحبہ بہادر کے پیر تلے مواہوا مطلق بیجان پایا

جیسی کیا ہی استقلال اور استحکام ہی بھائی ہین تو اوسکا
ٹھنڈھا پلپلا سر پیر من سے لگتے ہی چلاکر اولٹی بھاگتی
پرس گربو بس اگر پہلی کہانی یہ بات سکھلاتی ہے کہ پس و
شش و پنج چھوڑکر جھٹ پٹ یکسو ہو جاؤ اور جو کچھ کرنا ہو
کر ڈالو تو یہ دوسری کہانی تمکو قائم مزاجی او ثابت قدمی
دیتی ہے یعنی جس کام کو شروع کرو پھر بغیر تمام کیے ہرگز
نہ چھوڑو بہتیری ایسے آدمی ہین کہ وہ پہلے تو تیزی اور ج
گناہون کے سانپ کو گویا پیر تلے دبا لیتے ہین لیکن پھ
جب وہ اپنی دم اینٹھنے لگتا ہے اور جرأت ٹھنڈھی اور امید
پڑ جاتی ہے تو استقلال چھوڑکر انھین گناہون کے لقمہ
اسواسطے ہم سبکو اوس جاری کی نصیحت یاد رکھنی چاہیے
کہتا ہے کہ بھلا کام کرنے مین کبھی مت تھکو کیونکہ اگر تم س
نہ پڑ جاؤ تو موسم آنے پر ضرور درو کروگے پرسی آپ ہی آپ
اوٹھا کہ ہم لوگون کو تو یہ موذی سانپ ساری عمر دبائی رکھنا
گویا وہ اسبات کو اپنے دلمین سوچتا تھا کہ جب بے اختیار
نکل پڑی اوسنے کسیکی طرف خطاب کرکے نہین کہا چند
سبکو چہرون پر عبرت اور تامل کا آثار آگیا اور سکوت کا عالم چھا

یہان تک کہ وہ خندہ رو کشادہ پیشانی فربی سی جولیا اور شتیل سیماب بے چینحل آمی بھی جیسے چپ چاپ بیٹھا گویا سخت سے سخت سزا تھی غور مین پڑگئین آخر لوئیس نے مہر خاموشی لبون سے توڑی اور پکارا کہ یارو یہ ثابت قدمی کی کہانی تو جولیا کی کہانی سے بھی چھوٹی ہی اس مضمون پر اب چچا صاحب سے ایک کہانی کہلاؤ ہر کے بیشک بیشک ایک کہانی اسی مضمون کی اب چچا سے کہلاؤ

پرسگریو صاحب نے کہا کہ ایسا جھٹ پٹ بغیر سوچے تم لوگون کی درخواست کے بموجب کہانی کا یاد آنا تو مشکل ہی لیکن جب اونھون نے عینک اتاری تو لڑکون نے سمجھ لیا کہ اب کہانی کہینگے اور تالیان بجا بجا کر کرسی کے گرد نزدیک گھر آئے پرسگریو صاحب نے سر تھام کر تھوڑے ایک تو خیال دوڑایا آخر جب قصہ یاد آیا تو کرسی کے تکیہ کا سہارا لیا اور کہنا شروع کیا

پرسگریو صاحب کی کہانی

جہاز کی تباہی

قریب سینتالیس برس کے گذرے ہونگے ہان بیشک

Digitized by Google

سنہ ۱۸۱۸ع کا یہ ذکر ہے جب مین چند احباب کی ملاقات کے لیے
واسطے شہر سینٹ انڈروس مین گیا ہوا تھا ایکروز رات کیوقت
سارے شہر مین شور مچا کہ ایک جہاز چیر پر چڑھ گیا ہے اور
قریب ہی کہ غارت ہو جائے ہم سب اوسوقت کھانا کھانے
طیار جاڑے کی شدت سے آتشدان مین آگ جلا کے بآرام تمام
و دلجمعی بالاکلام میز کے گرد کرسیون پر بیٹھے تھے صرف لقمہ
مُنہ مین دینے کی دیر تھی لیکن یہ جو خبر جانکاہ کان مین پڑی
کھانکا کھانا اور کھانکا پینا بھولکے سب اپنی ٹوپی اور بارانی لیکے
ساحل سمندر کیطرف دوڑے وہان ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا
تھا اور جہازی شہری ملاح مدرسے کے طالب العلم سب کا ہجوم
تھا وہ جہاز کنارے سے کل سو یا دو سو ہاتھ کے تفاوت پر
بالو کے چر سے ٹکرایا تھا اگرچہ رات اندھیری تھی اور کُھرا
بھی خوب چھا رہا تھا لیکن سمندر کی موجون مین بھجانی کی
سے جو جہاز والے مستول اور رسیون کو تھام کر لٹکے
ہوئے تھے تو قریب کے باعث اونکی ہم انگلیان تک
دکھلائی دیتی تھین سمندر کی موجین اوس جہاز پر مثل پہاڑون
کے پے در پے گرتی چلی جاتی تھین مضبوط سے مضبوط ملاح

ماہی گیر اور غوطے خورون کا بھی جگر انہوا کہ اوس موج مین اپنے تئین ڈالین اور بیچارے جہاز والون کو کچھ مدد پونہچائین بڑا غضب تھا کہ ہملوگ تو کنارے کھڑے رہین اور ہمارے ہمجنس اسطرح سے ہماری نظرون کے سامنے طعمہ نہنگ ماہی ہوئین لیکن علاج کیا تھا مجھے تو تیرنا بھی نہین آتا تھا ہان اورون سے مدد پونہچانے کے لیے البتہ گرا گرا آتا تھا مگر دل مین یہ بھی خوف لگا تا کہ جہاز والے تو مرہی چکے ہین ایسا نہو کہ اونکے واسطے اور بھی ایک آدم زاد کی مفت مین جان جائے غرض ہملوگ ابھی تردد اور تفکر مین تھے کہ یکبارگی لوگون نے غل مچایا وہ جاتا ہے اوسنے اقرار کیا مین جو بھیڑ چیر کر آگے گیا تو دیکھا کہ فی الحقیقت جامع مدرسہ دینی کا طالب علم دیوانہ وار کف وار لہراتی ہوئی سمندر مین کودنے کے لیے کپڑے اتار رہا ہے ای لڑکو اسکا نام ہمیشہ نیکی کے ساتھ یاد رکھو اور باحترام زبان پر لاؤ

غرض دیکھتے ہی دیکھتے جان ہنی کپڑے اتار کمر مین رسّا باندھ دانتون تلے ایک چھری داب اون لہرون کا جو اوس وقت پہارون سے بات کرتی تھین ہمدوش ہوا رسّی کا دوسرا سرا ہم لوگ کنارے پر تھامے ہوے تھے لگا وسب کی اوسی

طالب علم پر تھی جب دیکھا کہ جسقدر وہ آگے بڑھتے تو زور کرتا ہی
لہرین اوسے پیچھے پھینکتی ہین اور قریب ہی کہ اوس پھینکا پھینکی
مین اوسکا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر جاے ہم سب
نے اختیار پکار اُٹھے کہ وہ جہاز تک کبھی نہ پونہچیگا اور پھر رسّا
اپنی طرف کھینچنے لگے لیکن جنکو خدانے ثابت قدمی اور قائم مزاجی
عطا فرمائی ہے وہ رسون کے کھینچنے سے کب اپنے کامون کو
چھوڑتے ہین جون ہی ہمنے رسّا کنارے کیطرف کھینچا اوس غ
نے چھری سے کاٹ کر اپنے تئین اوسکے بند سے آزاد کیا
رسّا خالی دیکھکر ہم لوگون کے تو جو اس ٹھکانے نہ رہی مارے
حیرت کے ہکے بکے بن گئے لیکن تھوڑی دیر مین سب طرف
یہ شور سنا کہ پونہچ گیا پونہچ گیا بارے پونہچ گیا نظر جو دوڑائی تو دیکھا
کہ جان بنی جہاز کی چھت پر ہی مگر وہ اوسکا جہاز کی چھت پر
دکھلائی دینا گویا بجلی کا چمکنا تھا کیونکہ لحظہ بھی نگذرا ہوگا وہ
پھر سمندر مین تھا جون ہی موج نے اوسے کنارے پر پھینکا
سب لوگون نے اوسے ہاتھون ہاتھ اُٹھا لیا اور اوس رسے
کے سرے کو جو وہ جہاز پر سے باندھ لایا تھا اوسکی کمر سے کھولا
جہاز والون کو چار روز سے کھانا نصیب نہوا تھا زور بدن مین بالکل نتھا

Digitized by Google

یہ کسی کا ہیاو نہ پڑا کہ اوس رسّے کے سہارے سے کنارے آنے کو
سمندر کی موجون مین کود پڑے دیر تک ہم لوگ اوس جہاز کیطرف
منتظر دیکھتے رہے کہ کوئی تو اوس رسے کے سہارے سے کنارے
آنے کا قصد کریگا پر جب کوئی نہ آیا وہی جوان ہنسی پھر سمندر مین
کودا اور رسّے کی سہارے سے موجون مین ٹکراتا جہاز پر پہونچکر
ہانپتا ہانپتا ایک آدمی کو ہاتھ پکڑ کے کنارے پر لا ڈالا

غرض اوسکی مردمی اور بہادری اسی بات سے خیال کرلو
کہ سات مرتبہ وہ اوسی جاڑے پالے اور اندھیرے مین سمندر کے
درمیان کودا اور ساتون آدمی کو جو اوس جہاز کے اندر رہگئے تھے صحیح
سالم کنارے پر لے آیا آخری مرتبہ جسکو وہ لایا ایک خردسال لڑکا
تھا اوسکے بچنے کی ہم لوگون کو مطلق امید نہ تھی ہوا کی تیزی اوس
وقت طوفان کو مات کرتی تھی اور موجون کی گڑگڑاہٹ بادل کی
گرج سے بات کرتی تھی جب اون دونون کی سر برابر جا کر لوٹتی تو کوئی
کہتا کہ بس اب تو ایک ہی سر دکھلائی دیتا ہی کوئی چلاتا کہ شاید لڑکا
بہہ گیا اسی عرصے مین اوس لڑکے کا ہاتھ سے رسا چھوٹا اور
ڈوبا ڈوبا کہکر سب نے غل مچایا لیکن اوسکی جان کا رکھوالا تو جاگتا ہی
تھا وہ اوسے کب ڈوبنے دیتا تھا ہمت مردان مدد خدا بہ مثل

Digitized by Google

جو مشہور ہے سو بچشم خود دیکھا وہ فی الفور غوطہ مارکر اوسی پکڑ لایا
اور پھر رسی کے سہارے سے کنارے کیطرف تیرنے لگا مگر دس
ہاتھ بھی نہ تیرا ہوگا کہ پھر ایک بڑی سی لہر اون دونوں کے سر پر ٹوٹی
اور پھر رسا لڑکے کی ہاتھ سے چھوٹا جان ہنی نے پھر غوطہ مارا او
پھر اوس ڈوبتے لڑکی کو اوپر ابہارا جب وہ دونوں جیتے جاگتے کنار
پونہچے آوازہ واہ واہ کا ہر شخص کی زبان سے بلند ہوا اور شو
تحسین و آفرین کا ہر طرف مچ گیا کسی نے بدن اوسکا رومال سے
پونچھا کسینے اوسے آگ سے سینکا غرض ایک اس نیک و

طالب العلم کی بہادری سے سات آدمیون کا بچنا ہوا

بیلا تالی بجاکر پکار اوٹھی کہ چچا یہ تو اس طالب العلم نے
بڑا ہی کام کیا

جیسی کیا وہ ابتک زندہ ہے

جولیا کیا ہم لوگ بھی اوسے کسی طور پر دیکھ سکتے ہین

پرسگرو بیشک وہ زندہ ہے مگر زمین پر نہین ہے خدا کرے
کہ تم لوگ بھی وہان جاؤ اور اوسے دیکھو جہان نہ کچھ خوف ہے
نہ خطرہ ہے نہ موت ہے نہ کچھ مصیبت ہے اگرچہ جان ہنی
اوس روز اون سمندر کی لہرون سے بچ گیا تھا لیکن صدمہ اونکو اسقدر

Digitized by Google

پونہچا کہ ہم لوگون کی سمجھ مین اوسی صدمے کے باعث کچھ دنون
بعد بیمار ہوکر مین عالم نوجوانی مین اس دار فانی سے کوچ کر گیا
گویا انسانیت اور مروت کیواسطے اوسنے شربت شہادت نوش
کیا اتنا کہکر بریگر یو صاحب نے سب لڑکے لڑکیون کیطرف نگاہ
کی اور پھر گھڑی کیطرف دیکھا فرمانے لگے کہ عزیزو چاے پانی کا
وقت نزدیک آیا لڑکیون کی کہانیان تو پوری ہو گئی ہین لڑکون
کی اب چاے پیکر پڑھینگے لیکن یہ تو بتاؤ بلکہ مین چاہتا ہون تم
اپنے دل سے آپ ہی پوچھو کہ ان کہانیون سے جو ابھی پڑھی
گئین اور ان باتون سے جو ابھی کہی گئین نتیجہ تم لوگون نے کیا
نکالا یہ کہانیان تو پھول تھین وہ شہد کون سا ہی جو تم نے اون سے
نکالا یہ کہانیان تو گھنٹے بھر کا شغل ہو گئین مگر وہ فائدہ کونسا ہے
جو تمنے اون سے ہمیشہ کیواسطے حاصل کیا

اس عرصے مین خانسامان نے آواز دی چاے طیار ہے
اس باعث سے لڑکونکو جواب دینے کی مہلت نہ ملی لیکن
کتاب پڑھنے والے ضرور سوچ لینگے

چھٹا باب

جب چاے پی چکے اور گھر کے سب لوگ مجلس کی گول کمرہ مین جا کر بیٹھے جیمی نے آہستہ سے تام کو کہا بھائی تمھاری کہانی تو بڑی لمبی معلوم پڑتی ہے

تام نقل کی ہوئی ہے بالکل حرف بحرف نقل ہو یہ حکمت مین نے تم سے سیکھی اور اپنی عبارت درست کرنے کی نسبت دوسرے کی عبارت نقل کرنی بہت سہل ہے اور اوسمین غلطی ہو جانے کی بھی کچھ دہشت نہین رہتی

جیمی لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمنے اپنی کہانی مین بہادر کسکو بنایا ہے

تام ایک شراب کش کو

جیمی شراب کش کو؟ بڑے تعجب کی بات ہو

تام مگر وہ شراب کش کچھ ایسا ویسا آدمی نہین ہو بلکہ شراب کشی کا بڑا کارخانہ رکھتا ہے اور پارلامنٹ کے دیوان عام مین بیٹھتا ہے وہ وہی شخص ہے جسنے بیچارے غلامون کی آزادی کیواسطے کوششین کی تھین اور عمدہ تدبیرین عمل مین لا کر اونکی

آزادی کیواسطے بیس کروڑ روپے دلوائے تھے اوسکی سوانح
عمری جس کتاب مین لکھے ہین نہایت قابل سیر ہے اور بڑی
دل لگی کی چیز ہے مین نے تو اوسکے صرف چند مقامات دیکھے ہین
لیکن پرسی نے اوسکی اول سے آخر تک سیر کی ہے
جیسی بیچارہ پرسی اور لڑکون کیطرح کسی شغل سے بھی اپنی
دل لگی نہین کرسکتا اوسے صرف کتاب ہی دیکھنے کا شوق ہے
اس عرصے مین بی بی گور نے صندوق کھول کر اپنے سینے
پرونے کا اسباب نکالا ویلی اپنی ماکے پاس جا کھڑا ہوا اوسنے
اپنی کہانی آپ نہین لکھی تھی بی بی گور سے لکھوالی تھی گویا اوسکے
شکرانے مین جھک جھک کر بڑے پیار سے اوسکے چہرے
کو دیکھتا تھا بی بی پرسگریو بھی بآرام تمام کوچ پر تکیہ لگا کر جا بیٹھی
تھین لڑکون نے اپنی کہانیان پھر پیش کین اور پرسگریو صاحب
اونھیں لیکر پڑھنے لگے

ٹام کی کہانی

پاگل کتا

فوویل بکسٹن صاحب کا خط کسی عزیز کے نام

جو کہ آخر یہ حال تمہارے کان تک پونہچے بغیر نرہیگا اس لحاظ سے
مین نے بھی اوسکا لکھنا بہت مناسب سمجھا

حال یہ ہے کہ جمعہ رات کے دن صبح کو جب مین گھوڑے پر
سوار ہونے لگا سئیس نے خبر دی کہ معلوم نہین آج آپ کے
کتے کو کیا ہو گیا ہے پہلے تو اوسنے بلی مار ڈالی پھر اوسنے
کتے پر جھپٹا اور اوسے بھی ادھموا کر دیا اور پھر میری اوردائی
کے ہاتھ مین کاٹ کھایا مین نے حکم دیا کہ اوسے باندھ رکھو
اور خوب اوسکی نگہبانی کرو جب مین شہر کے نزدیک پونہچا کیا
دیکھتا ہون کہ وہ کتا کیچڑ مین سنا ہوا دیوانہ وار دوڑ رہا ہے
اور جو اوسکے سامنے آتا ہے اوسیکو کاٹنے دوڑتا ہی یہان تک
کہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اوسنے ایک مرد اور دو لڑکے
اور کم سے کم بارہ کتون کو کاٹا

مین اس خیال سے کہ شاید یہ پاگل ہو گیا ہے نہایت گھبرایا
اور بہتیرا چاہا کہ اوسے روکون یا مار ڈالون یا کسی کوٹھے کے اندر
ہانک لے جاؤن لیکن کچھ بھی نہ بن پڑا اور اوسنے اوچھل کر ایک
لڑکے کا شانہ پکڑا خوبی قسمت سے مین اوس وقت نزدیک ہی تھا
چابک مار کر اوسے اوس لڑکے سے تو جدا کیا لیکن جب

Digitized by Google

وہ شہر کیطرف بھاگا تو مین نے بھی اوسکے برابر برابر گھوڑا دوڑایا
بہیترا اوسے پکارتا اور پچکارتا تھا مگر وہ گویا مجھے پہچانتا ہی نہ تھا
جب شہر کے نزدیک پونہچا مین نے دیکھا کہ یہہ تو بڑا ہی غضب ہوا
وہان کی بھیڑ بھاڑ مین کیا ٹھکانا ہے کہ یہ کتنے آدمیونکو بھنبوڑیگا
پس اگر کسی وقت انسان کو اپنی جان خطرے مین ڈالنی مباح ہے
تو وہ یہی وقت ہے اس سے زیادہ اب اور کون سی ضرورت ہوگی
دل مین مین نے مصمم ارادہ کیا کہ جسطرح سے ہو اس کتے کو
پکڑنا چاہیے اور فی الفور گھوڑے سے اوسکے اوپر گر کر گردن سے
لپٹ گیا اوسنے مجھپر خوب دانت چلائے اور چھٹنے کے سبب
زور مارے پہلے تو مین نے اوسکا قابو مین رہنا ناممکن تصور
کیا تھا مگر جب پکڑے گئے مین نے اوسے اوپر اوٹھا لیا تو پھر
وہ بیزور اور بے اختیار ہو گیا مجھے خوف تھا کہ مبادا اوسکے
مُنہ کا جھاگ اور لعاب کہین اون خراشون مین سرایت
کر جاوے جو اوسکے پنجے سے میرے ہاتھہ مین ہو گئی تھے
اسواسطے بڑی مشکلون سے ایک ہاتھہ سے اوسے تھاما اور
دوسرا ہاتھہ باری باری سے جیب مین ڈالکر دستانا چڑھایا
پاس ہی ایک باغ تھا مین نے باغبان کو آواز دی اوسنے

Digitized by Google

دروازہ کھولا اور پوچھا کہ کیا چاہیے مین نے کہا کہ ایک پاگل کتا
لایا ہون اگر کوئی مضبوط سی زنجیر دے تو اسکا گلا باندھون
جان مین نے اسواسطے اوسکی تلی کہ اگر کبھی یہ بات ثابت ہوجائے
کہ کتا پاگل نہین ہے تو اون پانچون آدمیون کو جنھین اوسنے
کاٹا تھا موجب کمال تسکین اور تسلی کا ہوگا باغبان اوس
سنکے تو دیکھا بہت ڈرا آخر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر ایک زنجیر
لایا ایک سرا تو اوسکا مین نے درخت سے بندھوایا اور
دوسرا کتے کے پٹے مین پھر مین اوس کتے کو پٹک کر جھٹ پٹ
پیچھے کو ہٹ گیا کتے نے مجھپر زغند ماری لیکن جب اپنی
گردن زنجیر بند ہی پائی بڑے زور سے بھونکا اور دیوانہ
ہونے سے دو دن بعد مرگیا

جیسی سب سے زیادہ تعریف لایق بات اس کہانی
مین مین یہ دیکھتی ہون کہ سر فوویل بکسٹن صاحب کو برابر
دوسرے دن ہی کا خیال رہتا آیا ورنہ اونکو خود اپنی جان
بچا لینی کچھہ مشکل نہ تھی

تاہم سواے اسکے جب وہ نوکر اوس کتے کو پکڑا

اگر فی الفور مار ڈالتے تو یہ امر بھی چندان مشکل نہ تھا

بی بی گور، سر فوویل بکسٹن صاحب ہمیشہ دین کی راہ مین

چلتے تھے اور اپنی ساری عمر اور لیاقت اپنے خالق کی خدمتگزاری

مین صرف کرتے تھے کہتے ہین کہ وے اس دنیا مین اسطور

پر گذران کرتے تھے اور اپنے ہمجنسون کے ساتھ اسطرح

پیش آتے تھے کہ جیسی کوئی دار الشفا سے گذرتا ہوا بیمار و

رنجور دیکھ ہر ایک کی احتیاج اور ضرورت موافق اوسے دوا دیتا جاتا ہو

ویلی ایسا آدمی ہونے کو تو میرا بھی دل چاہتا ہے

پرسکیز وہ وے رون کے سبب اپنی جان خطرے مین ڈالنے

کی جو بابت مین نے کہانی لکھی ہے اسے دیکھکر مجھے اون دونون

چھوکرون کا قصہ یاد پڑتا ہے جو ریچھ کے ساتھ لڑے تھے

اگر پیاری جولیا تم وہ بڑی سی سبز کتاب میز پر سے

اٹھا لاؤ اور اوس مقام پر کھولو جہان مین نے کاغذ

تراشش نشان کے لیے رکھ دیا ہے تو مین تم سب کو وہ قصہ

سنا سکتا ہون اور یقین ہے کہ تم لوگ اوسے سنکر

نہایت خوش ہوگے

ریچھ

Digitized by Google

سوئیڈن کے اخبار مطبوعہ ۱۴ - نومبر ۱۸۵۸ع مین درج ہی کہ ایک روز
دو چھوکرے جو آپسمین حقیقی بھائی تھے جنگل کے پاس اپنی
مویشی چرا رہے تھے عمر ایک کی دس برس اور دوسری کی
بارہ برس کی تھی قریب شام کے ایک ریچھنی دو بچون سمیت
جنگل سے نکلکر اونکے بھیڑون پر گری چھوٹا لڑکا کچھ تفاوت پر
تھا بڑے نے آواز دی کہ بھائی خبردار یہان ریچھ آیا ہے
اور آپ اوسکے مقابلے کو دوڑا ہتھیار پاس کچھہ نتھا صرف
ایک لاٹھی ہاتھہ مین تھی اوسسے وہ ریچھنی کیا مانتی تھی فورًا دونون
پیرسی کھڑی ہوگئی اور اوس لڑکے کو لپیٹنے لگی پچھاڑا بڑی بھائی کا
چلانا سنکر چھوٹا بھی دوڑا آیا دیکھا کہ وہ اوسکی بھائی کا منہہ نوچنے
واسطے پنجا اوٹھائے ہوئے ہی اوس ملک مین چھوٹے
چھوٹے لڑکے کی کمر مین بھی ایک چھرا لٹکا رہتا ہی اوسنے
چاہا کہ نکالے لیکن صبح کو مینہ جو برسا تھا اسی باعث اوسکا
چوبی دستہ ایسا پھول گیا کہ وہ اوسوقت نیام سی نہ نکل سکا
تب ناچار اوس دس برس کے بالک سنے لاٹھی لیکر اوس
ریچھنی کو بھرپور زور سے پیٹنا شروع کیا فی الحقیقت عمر کے
لحاظ سے یہ ایسی بہادری تھی کہ ہم جانتے ہین سہراب و اسفندیار ۲۰

Digitized by Google

نے بھی دس برس کے سن مین کبھی ایسی جرأت کی ہوگی
جانور یہ بخوبی سمجھ جاتا ہے کہ کس پر میری دہشت کسقدر غالب ہوئی
اور لوگون سے اپنے زور کے غلبے کا اندازہ باندھکر خاطر جمعی سے
حملہ آور ہوتا ہے اوس ریچھنی نے جو اوس چھوکرے کے کام اور
چہرے پر کچھ دہشت اور گھبراہٹ کا اثر نہ دیکھا تو شاید اوسے
اپنے سے قوی تر اور زیادہ زور آور سمجھ کر اپنے بچون کی ماری سی چپکا
ادھموئی اور اوسکے بھائی کو چھوڑ کر آہستہ آہستہ جنگل کیطرف چلی
قضا کار وہ بھیڑ جسکا ریچھنی نے پیچھا کیا تھا گلے سے
بچھڑ جانے کے باعث اوسی جگہہ کھڑی کانپ رہی تھی ریچھنی نے
چاہا کہ پھر اوس بیچاری پر حملہ کرے لیکن اوس دہ سالہ
لڑکے نے جو اس مرتبہ لپکا کر چھرا میان سے کھینچا تو باہر
نکل آیا چھرا نکلتے ہی اوسنے ریچھنی کے سامنے چمکایا اور
ہلا ہلا کر اور اوسے دکھلا دکھلا کر یون کہنے لگا کہ اگر بھلا چاہتی
ہو تو بس اب سیدھی طرح سے اپنے جنگل کی راہ لو
ورنہ پھر دیکھو گی کہ مین تمہارا کیا حال کرتا ہون اس عرصے مین
اوسکا بڑا بھائی بھی اوٹھکر اوسکے پاس چلا آیا اور بھیڑ ہنکا کر
اپنے گلے مین شامل ہو گئی ریچھنی نے اپنے بچون سمیت جنگل

ساتوان باب

لوئیس کی کہانی

۱۷۹۲ء مین جب کہ فرانسیس کے درمیان بدمعاشون نے بلوہ کیا تھا اور فساد عظیم اوٹھایا تھا یہان تک کہ بادشاہی محلون کے اندر بھی غارت گرون کے ہاتھ دراز ہوے تھے اور جلادون کی تلوارون سے خون کی دریا بہہ چلی تھی دولت لوگون کیواسطے جی کا زوال ہوئی تھی اور عزت باعث وبال و نکال کمال بلوہ کیا تھا نمونہ نادرشاہی کا کھڑا ہوگیا تھا ایک گروہ بدمعاشون کا کسی بیگناہ بھلا مانس شہری کو ناحق جلاد کے پاس پکڑے لیے جاتا تھا اوس بیچارے نے بہتیرا واویلا مچایا اور داد و بیداد کی ہاتھ جوڑے گڑگڑایا سو منت سماجت کی مگر اون سنگدلون کے دلون پر ان باتون کا کیا اثر ہوتا تھا اور دوسرے کسی کا مقدور کیا تھا کہ اون پر نگاہ بھی اوٹھا کر دیکھے اونکے ہاتھ سے کسیکو چھڑانا تو درکنار رہے بولنا ہی اون سے اوس وقت گویا اپنی جان کو ورطہ ہلاکت مین ڈالنا تھا

لیکن نیشم صاحب نے اپنی جان کا مطلق خیال نکیا وہ
شہری کچھہ اونکے دوست اور یگانون مین سے نتھا بلکہ شاید
اونکے نام ونشان سے بھی محض بیگانہ تھا کیونکہ نیشم صاحب
باشندہ انگلستان اور جنگی جہاز کے ایک افسر تھے حسب اتفاق
اوسوقت وہان جاپونہچے تھے لیکن اونکی غیرت اور بہادری نے قبول
نکیا کہ اونکی نظرون کے سامنے ایک بیگناہ ہمجنس ناحق بدمعاشون
کے ہاتھہ سے مارا جاے فی الفور وہ نعین جاپکڑا اور کہا کہ یا تو
اس شہری کو حاکم کے پاس لیچلو تحقیقات مین اسکے ذمہ
کچھہ قصور ثابت ہو تو بیشک سزا دو ورنہ مجھہ سے لڑو پہلے
مجھے مارلو تب اسے مارو یہ کلام ایسا بہادرانہ تھا کہ اون سنگدلون
کے دل پر بھی بغیر اثر کیے نرہا سنکر سب کے سب حیران سے
رہگئے بیچارے بیگناہ کو اوسی دم چھوڑدیا اور اس نیک
کرداری یعنی ایک شہری کی جان بچانیکے واسطے سب نے ملکر
نیشم صاحب کے سر پر ایک بہادری کا تاج رکھا۔

پیرسگربو یہ تو لوئس تمنے بہادری کی بہت ہی نادر مثال
نکالی لیکن اسکی سند کیا رکھتے ہو۔

لوئس مین نے یہ بات خود نیشم صاحب کی بہن سے

Digitized by Google

سنی ہے وہ دادا جان سے ایک روز اسکا ذکر کرتی تھین
بی بی گور بدی سے کر باز رکھنے مین کامیابی کی شال مین سنے
تو اسطرح کی دوسری نہین سنی اگر وہ سنگدل بدمعاش
نیشتم صاحب کو بھی اوس بیگناہ کے ساتھ گھسیٹے ہوئے جلاد
کے پاس لیجاتے اور ایک ہی تلوار سے دونون کا سر
کٹواتے تو ایسا کوئی نتھا جو اس بہادر انگریز کو ... نہ کہتا
بی بی پیگر یو دریا کی دھار کی مقابل تیرنا اسکو ہرگز سہل
کام نہ سمجھو اگر بدی مین عوام سے الگ رہنا مشکل ہے تو
اوس سے اوٹھین باز رکھنا اور بھی زیادہ تر مشکل ہے
ویلی اے صاحب یہ بات تو اکثر مدرسے کے درمیان
بھی دیکھنے مین آئی ہے
لونس اجی سیکڑون مرتبہ وہان ایسی باتین ہو جاتی
ہین کہ وہ اب مجھے ہر دفعہ نیشتم صاحب کی یاد دلایا کرینگی
یقین جانو کہ جن دنون مین نیشتم صاحب مدرسے مین پڑھتے
ہونگے کبھی کسی چھوٹے لڑکے پر بڑے لڑکون کو ظلم و زیادتی
نہ کرنے دیتے ہونگے
تام بھائی توپ کے منہ مین ایک مرتبہ جا اجانا مین ایسا

بہادری کا کام نہیں سمجھا کہ جیسا زمانے سے نرالی راہ پر چلنا
اور جب ساری دنیا راست بازی کی بیقدری کرتی ہو تو اوسکی
حمایت کرنا

لوئیس واقع مین اوسکے واسطے بڑی ہی جرأت اور
بہادری چاہیے

پرسگرو۔ اپنی مثال دکھلا کر بھی دوسرون کو گناہ سے
باز رکھنا اکثر اوقات دشوار ہو جاتا ہے مین ایک صاحب کو جانتا
ہون ہندوستان مین اونکی نوکری ہے اگرچہ عمر مین ابھی
نوجوان ہین لیکن ایسا صاف دل آدمی مین نے دوسرا
نہین دیکھا جب وہ ایام طفولیت مین مدرسے کے درمیان
پڑھتے تھے کبھی درختون سے میوہ چرانے مین اپنے
ہم مکتبون کے شریک نہوئے بلکہ اونکو ممانعت کرتے اور
کہتے کہ تم لوگ اپنی عادت بد کو نچھوڑوگے تو مین ضرور
اوستاد سے اطلاع کردونگا جب یہ نوجوان ہندوستان
مین گیا ایک روز کسی پلٹن کے صاحبون نے مسکوٹ مین
اوسکی دعوت کی کھانیکے بعد گفتگو اون لوگون نے کچھ اسطرح کی
اوٹھائی کہ جو دینداری سے بہت بعید ہے اس نوجوان نے

Digitized by Google

اپنی طبیعت پر ایسی باتون سکے ناگوار گذرنے کا اظہار
فرائض وواجبات سے سمجھا فی الفور وہان سے اٹھکر اپنے
گھر کو چلا گیا

بیلا   پلٹن کے صاحبون نے تو ضرور اوسکی کھلّی کی ہوگی
پر سگریو   کھلّی کی تو کی مگر دل سے بجز ایسے شخص کی عزت و
احترام کرنے کے اور کچھہ چارہ نتھا اور پھر اوسکے بعد
جب کبھی باہم ملاقی اور یکجا ہوے اوسکے سامنے بہت سنبھل
کے گفتگو کرتے رہے

بی بی گور   ابھی ہندوستان سے ابھی ایک جرنیل آئے ہین
وہ مجھہ سے کہتے تھے کہ شروع شباب مین ایک روز اونکی پلٹن
کے صاحبون نے کھانیکے وقت شراب نوشی مین مرکز اعتدال
سے گذرنے کی تحریص دی مگر وہ اوسیدم کھانا چھوڑ
بھاگے اور بدمستی قبول نکی مین جانتی ہون کہ اوس کم
سنی مین انکا ایسی ترغیب و تحریص سے بھاگنا اون سب
فتح اور فیروزیون سے زیادہ تر باعث افتخار اور نام آوری ہے
کہ جنکے واسطے اونکو جرنیلی مین تمغے اور خطاب ملے

ویلی   بیشک وہ بھاگنا اس فتح پانے سے زیادہ جرأت

اور بہادری کا کام تھا

اس عرصے مین بیلا پکار اوٹھی کہ مجھے بڑا تعجب ہی اون کم بخت بدمعاشون کے دل پر جنھون نے اپنی سولھوین لوئیس سے نرم دل اور نیک مزاج بادشاہ کا گلا کاٹ ڈالا تھا نیشم صاحب کی اوس بہادرانہ بھلائی کا کیونکر ایسا اثر ہوگیا

جولیا اور جنھون نے میری انٹونٹ سے اوسکی حسین بیگم کو مار ڈالا تھا اور لمبالی سی چھوٹی شاہزادی کا سر کاٹ کر نیزے پر سارے شہر مین گھمایا تھا

لوئیس تیوری چڑھا کر چلایا کہ یارو مین تو ایسے بیدرد قاتلون پر ہرگز رحم نکرتا اگر بیس ہزار سپاہی بھی میرے زیر حکم ہوتے مین سارے بدمعاشون کی بوٹی بوٹی اڑا ڈالتا اور فرانسیس بھر مین اونکا نام و نشان نرہنے دیتا پر سنگر لو صاحب نے ہاتھ اوٹھا کر لڑکون کو خاموشی کا اشارہ کیا اور پھر ویلی کا قصہ نکالا

اٹھوان باب
ویلی کی کہانی

برس سنہ ۱۸۲۵ ایک گذرتے ہین صوبہ خاندیس مین بندھیاچل پہاڑ کے درمیان بھیلون نے ایسی شورش مچا رکھی تھی کہ اونکی لوٹ مار کے ڈر سے راستے بند ہو گئے تھے بلکہ اوس قرب وجوار کے باشندون کو گھرون مین بیٹھے چین نہین ملتا تھا بھیل رات کے وقت ڈاکا ڈالتے تھے سوتے ہوون کو جا مارتے تھے عورت اور بچون پر بھی رحم نہین کرتے تھے

بمبئی کے گورنر صاحب ان بھیلون کی زیادتی اور رعیت کی تباہی سے بہت پریشان خاطر ہوئے اور اونکی سزادہی کا ارادہ مصمم باندھکر فوجون کو خاندیس کیطرف روانہ کیا بھیل مثل بندرون کے پہاڑون پر چڑھ گئے سپاہیون کو کہین اونکا پتا بھی نہین لگتا تھا کہ مقابلہ کرین اگر کہین کوئی اکا دکا مل جاتا تھا تو اوسکو بیشک مار لیتے تھے

لیکن آب ہوا اون جنگلون کی بہت خراب ہے فوج مین بیماری
پھیلی سپاہی پر سپاہی مرنے لگا ڈاکتر بیمارون کی شب و روز
خبرگیری کرتا تھا مگر دوا سنے کچھہ بھی اثر نکیا ایسا کوئی افسر
دکھلائی ندیتا تھا جسکا رخ زرد اور دل سرد نہو

یہ حال سنکر گورنر صاحب کا نائرۂ غضب اور بھی
زیادہ بھڑکا حکم دیا کہ جبتک ایک ایک بھیل قتل نہو اور
ان مفسدون کا نام ونشان صفحۂ روزگار سے محو نہو جاے
فوج پیچھے نہ ہٹے لیکن اسی عرصے مین گورنر صاحب کی بدلی
ہوگئی اور اونکی جگہہ پر الفنسٹن صاحب بہادر مقرر ہوئے
یے نہایت نرم مزاج اور ملائم طبع تھے اور کسیکو ہلاک کرنے
سے اوسکا بچانا زیادہ تر پسند کرتے تھے غرض تدبیر تو
اونھون نے بھیلون کو قابو مین لانے کی اپنے دل مین تجویز
کرلی لیکن ایسا کوئی آدمی اونکی آنکھہ مین نہین جچتا تھا
جو اوسپر عمل کرنیکے لایق ہو

بھیل لوگ انگریزی سپاہیون کیصورت سے
ڈرتے تھے اور انگریزون سے نہایت نفرت رکھتے تھے گورنر کے
نام سے چڑھتے تھے جنگل پہاڑ اونکا مسکن و مکان تھا اور

Digitized by Google

تلوار و تیر و کمان اونکا ہتھیار اور کل سامان سرکار انگریزی
کی اطاعت قبول کرنے سے وہ اپنی جان دینا بہتر سمجھتے
تھے یہ اونکو گوارا تھا مگر وہ گوارا نتھا جیمس اوٹرم صاحب
جواب کونسل کے ممبر ہین اوسوقت عالم نوجوانی مین پلٹن کے
درمیان بھرتی تھے شجاعت مین اپنا ثانی نرکھتے تھے کئی مرتبہ
مقابلے کیوقت بھیلون پر غالب ہوئے اور اچھی طرح اونکے
دانت کھٹے کیے اگر کبھی لڑائی مین اون بیرحمون کے ہاتھ
پڑجاتے وہ اونکو ہرگز ٹکڑے کیے بغیر نہ چھوڑتے

ایکروز یکایک وہ بھیل کیا دیکھتے ہین کہ یہی اوٹرم صاحب
تن تنہا پیادہ پا نہ کچھ ہتھیار ہاتھ مین نہ کوئی سپاہی ساتھ
مین اونکی مسکنون کیطرف پہاڑون پر بیخوف و خطر چلے آتے
ہین اوسوقت بجز نگہبان حقیقی یعنی خدای پروردگار اور اونکے
دل متحمل و بردبار کے اون خونخوار دشمنون کی درمیان کوئی
بھی حامی و حافظ نتھا لیکن اونکی ہمت اور توکل دیکھکر اون
سنگدلون کا دل بھی موم ہو گیا سب نے اونکی خاطر کی یہ
اونکے ساتھ بے تکلف رہنے سہنے لگے تھوڑے ہی
دنون مین اونکی محبت کا تخم مزرعہ قلوب مین اونھون نے

چھوٹ گیا یا اونکے ساتھہ شکار کھیلتے اونکو زخمونکی مرہم پٹی کرتی کبھی
کہانی قصے کہکر اون کا دل بہلاتے اور ساتھہ مین لاتے کبھی
ایسی ایسی داد شجاعت دیتے کہ وہ لٹیرے بھیل بھی اوس سے
حیران رہ جاتے جب دیکھا کہ یہ لوگ مجھہ سے اچھی طرح پرچ گئے
ایک روز فرمانے لگے کہ یارو اسطرح لوٹ مار اور شکار سے کب تک
اپنی گذران کروگے اگر حلال کی روٹی کھانی چاہو تو مین تم لوگون
کو ایک پلٹن مین بھرتی کر سکتا ہون ایسے دلیر اور ہمت والی افسر
کے تحت مین رہنے کا کیونکر کوئی انکار کر سکتا تھا بھیلون نے
اپنی خوش نصیبی سمجھی جسقدر لڑائی مین وہ شجاع اور سفاک تھے
اوسی قدر سرکار کمپنی کی نوکری مین نمک حلال اور وفادار نکلے اب تک
یہ بھیلون کی پلٹن وہان موجود ہے اور اوسی ملک کی جسمین وہ
لوٹتے اور خراب کرتے تھے دل و جان سے حفاظت و پاسبانی کرتی ہین
ولی لوئیس کی طرف مخاطب ہوا اور بولا کہ یار تمنی جسطور
سے بیس ہزار سپاہی لیکر فراسیس کو بدمعاشون سے صاف
کرنا چاہا تھا اوس سے تو اوٹرم صاحب کے ان بھیلون کو
قابو کرنے مین بڑا فرق ہے مین جانتا ہون کہ مارنے کاٹنے
سے بہتر دنیا مین اور بھی تدبیرین دشمن کو قابو مین لانیکی ہین

Digitized by Google

اور میرے نزدیک دشمن کے مارنیوالے دشمن کو دوست
بنانے والا بڑا بہادر ہے تو ٹیس کھسیانا سا ہوکر پرسگریو صاحب
کی طرف دیکھنے لگا پرسگریو صاحب مسکراکر بولے
کہ بیشک مردار اسے ایک دشمن کو بھی بچانا سو درجے بہتر ہے
قتل کرنے سے ہزار دشمنون کے خیال کرو کہ اگر اوٹرم صاحب
اون سب بھیلون کو قتل کرڈالتے اور اونکے لہو سے بھری
ہوئی تلوار ہلاتے اور لاشون کو روندتے پہاڑون پر چڑھتے
تو اونکے دل کو کیا خوشی حاصل ہوتی اور اب جس وقت
کہ وہ اوس پلٹن پر نگاہ کرتے ہونگے اور یہ بات سوچتے
کہ ساری بھیل میری ہی بہادری اور رحم دلی سے جیتے
بچے اور جنگلی ڈاکو لٹیرے سرکاری سپاہی ہوگئے توکسقدر
خوش ہوتے ہونگے

ولی — ایسا بھی سننے مین آیا ہے کہ ایک مرتبہ شکار مین
وہ شیر کے ساتھہ کشتی لڑے تھے

تامس — اماں کہتی تھین کہ ایک مرتبہ وہ زہر کھاتے کھاتے
بچ گئے تھے

لڑکے — زہر اونکو کسنے دیا زہر اونکو کسنے دیا

Digitized by Google

ـــــــــنام بولا جب وہ بڑودا مین رزیڈنٹ تھے کسی بد ذات
نے ایک بیچاری بیوہ پر جھوٹھا دعوی پیش کرکے چاہا کہ او
جیلخانے مین قید کرا کر اوسکی ساری جائداد پر آپ قابض ہو جا
لیکن انصاف انگریزی اوسکا سدراہ تھا اور وہ بخوبی جانتا تھا
کہ جبتک اوٹرم صاحب رہینگے میرا مطلب حاصل نہوگا
اسی واسطے دو مرتبے اونکے مارنے کی تدبیر کی
بابی گور لیکن حافظ حقیقی نے اس منصف مزاج بہادر
کی حفاظت کی اور جان بچائی
بولی مین فتح و فیروزی کی مطلق ارزو نہین رکھتا
میری خواہش یہی ہی کہ جب مین اس دنیا سے کوچ کرون
کوئی باعث اوسکا ایسے تصور کرنے کا رکھتا ہون کہ
اس جہان مین میرا وجود موجب کسی آدمزاد کی رنجش کا ہو

Digitized by Google

نوان باب

پرسگریو صاحب کے ہاتھہ مین صرف ایک ہی کاغذ
پڑھنے کو باقی رہ گیا تھا وہ بہت خوبصورتی سے کچھ ساتھہ موڑا
ہوا تھا اور ایک لال فیتے سے لپٹا تھا پرسی نے کچھہ شرم
سی کھاکر اپنی کرسی ذرا پیچھے کو ہٹائی اور لڑکون کی آڑ مین ہو گیا

پرسی کی کہانی

آنی اسکو

جبکہ آٹھوان ہنری انگلستان کے تخت پر تھا اوسکی
بیگم کیتھرن پار مذہب مین اوس سے کچھہ اختلاف رکھتی تھی
اور اوس طریقے کو پسند کرتی تھی جو اب انگلستان مین جاری
ہے لیکن اسبات کو ظاہر نہین کر سکتی تھی کیونکہ اون دنون مین
وہان جو شخص بادشاہون کے اعتقاد دینی سے کسی طرح
بھی کچھہ اختلاف اپنے اعتقاد مین رکھتا فی الفور قتل ہو
یا کہ زندہ آگ مین جلایا جاتا ارکان دولت اور وزرای سلطنت

بیگم سے دشمنی رکھتے تھے یہ بہانہ اوسکے تباہ کرنیکے لیے بہت اچھا پایا ثبوت کی تلاش مین تھے بی بی آنی اسکو کو کہ وہ ہمیشہ بیگم کے پاس حاضر رہتے تھے پکڑوا منگایا اور بیگم کے اختلاف مذہب کا اقرار کرنیکے لیے بہتیرا اوسے دھمکایا اور تنگ کیا مگر وہ اپنے ضبط پر قائم رہی مطلق اونکی دھمکی مین نہ آئی

وزیر کیا وہ کچھہ بھی اقرار نہین کرتی ہے

پیادے خداوند کچھہ بھی نہین

وزیر ارے میان یہ تو کچھہ بات ہی نہین کہ وہ بیگم کے اختلاف مذہب کا حال نجانتی ہو جسطرح سے اقرار کریگی اوسطرح سے اقرار لینا پڑیگا جاؤ اوسے میرے پاس لے آؤ

وزیر یہ کہکر ہاتھہ پر ہاتھہ رکھے ہوئے آنی اسکو سے اقرار لینے کا مصمم ارادہ باندھکر اپنی کرسی پر تن کر بیٹھہ گیا اور شکنجے کیطرف دیکھنے لگا یہ شکنجہ وہ چیز ہے کہ جسکا نام ہی سننے سے انسان کا دل پیچ و تاب مین آجاتا ہے اسی عرصے مین پیادے اوس بیچاری عورت کو سامنے لے آئے وہ اوسی شکنجہ کے پاس آکر چپ چاپ کھڑی ہوگئی وزیر نے اشارہ کیا اوسکا وہ سنگدل منشی جھٹ پٹ قلم دوات اور کاغذ لے اقرار لکھنے کے واسطے سامنے ہو بیٹھا

وزیر بی بی اگراب بھی تو اقرار کرو ہے اور ساری باتین کھلکر صاف صاف کہدی تو تجھے بخشنے کو موجود ہون ورنہ خوب سمجھ سلے کہ بس یہ آخری دفعہ ہے جو تجھپر رحم کرتا ہون! ذرا اپنا سمجھاتا ہون

آنی اسکو تھرتھراتی ہوئی اپنی نرم شربتی آواز سے جواب دیتی ہے اقرار! آپ کس چیز کا مجھ سے اقرار کروانے ہین آپ مجھ سے جھوٹھ بکوانا چاہتے ہین یہ مجھسے ہرگز نہوگا اپنے گناہون کا مین البتہ اقرار کرتی ہون اپنے ایمان کا مین البتہ اقرار کرتی ہون

وزیر ذرا اپنے پیچھے اوس شکنجہ کو بھی دیکھ سلے

شکنجہ دیکھتے ہی آنی اسکو کے چہرے کا رنگ اوڑگیا کلیجہ کانپنے لگا ہاتھ جوڑکر ہرنی کی طرح جو شیر کے پنجے مین پھنس جاتی ہے آنکھین پھاڑ پھاڑ ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کوئی تو میری حمایت کریگا لیکن وہان اوسکی کون پچھپر کرتا تھا جنکو اوسکی حال پر رقت آئی اونھون سے نگاہین نیچی کرلین تا کہ بھی نہ ملائی آنی اسکو نے اپنی نظر آسمان کیطرف اٹھائی اور منہ مین کچھ دعا مانگنے لگی

وزیر بی بی ایک مرتبہ مین تجھسے اور پوچھتا ہون کہ کچھ بتلاتی ہے یا نہین ج

آنی اسکو کچھ نہین ہرگز نہین

وزیر نے جلاد کی طرف اشارہ کیا اوسنے فوراً آنی اسکو اوٹھاکر شکنجے مین ڈال دیا

ہا یہ نازک عورت اس نوجوانی کے عالم مین کہان تک بادشاہ بیگم کے پاس رہتی تھی اور محلون کے اندر ناز و نعمت سے پرورش پاتی تھی اور کہان بیچاری شکنجے کے اندر ڈالی گئی اور سو بھی اس قصور پر کہ اوسنے اپنا ایمان چھوڑنا قبول نکیا اور دنیا کی عشرت پر اپنے ایمان کی محبت کو برتر سمجھا ہم لوگ اوس شکنجے کا تصور بھی تنہا ذہن مین بستے ہین لیکن اوس عورت پاک ملت نے چیخنے چلانے کی عوض بجز دعا اور مناجات کے کچھ بھی منہ سے نہ نکالا انسان کا کیا مقدور ہے کہ ایسے مقام پر ثابت قدم رہ سکے یہ حضرت اللہ کی توفیق تھی کہ اوسکے پیر راہ ایمان مین ایسے جمے رہے جلاد کا جگرا نہ پڑا کہ اس بیگناہ عورت پر شکنجہ کسے رکا وزیر کرسی سے اوٹھ آیا اور اپنے ہاتھ سے شکنجے کا پیچ گھمایا آنی اسکو بیہوش ہو گئی پر شنی کا کاغذ سفید کا سفید ہی رہا نہ اوسنے بادشاہ بیگم کو الزام لگایا اور نہ اپنا ایمان کھویا

دوسرے روز جب اوسے آگ مین جلا دینے واسطے لے گئے تو اوسمین اتنی بھی طاقت نہ رہی تھی کہ اپنے پانون سے

چل سکے لیکن چاہیے کہ ذرا بھی دل مین ہر انسان ہو سو ہرگز نہین اوسے وہ چپا گویا آتشی بان معلوم ہوتا تھا کہ جو بہشت مین لیجانے کیواسطے آیا دیکھتے ہی دیکھتے وہ اوسکا پھول سا بدن توجل بل کر خاک ہوگیا اور روح خوشی با خوشی خالق پروردگار کی سامنے پونہچی

جولیا کیا حقیقت مین یہ قصہ واقعی ہے

پرسگریو اس قصے مین ذرا بھی فرق نہین اسکا حرف حرف سچ ہے آنی اسکو پرکیا موقوف ہے اس اٹھوین ہنری اور کوین میری کی بادشاہت مین تو ہزارون آدمی اپنا ایمان بچانے کو اسطرح پر شہید ہوئے

ویلی کیا پھر بھی کبھی اسطور کا زمانہ آوے گا

پرسگریو آیندہ کا حال خدا جانے ہمکو حال کی فکر کرنی چاہیے کیا اب اور کیا آیندہ کیا ثروت کیا مصیبت مین خدا ہمکو ہون کو اپنے پاک کلام پر بدل اعتقاد رکھنے کی توفیق دیوے کہ جسمین اپنے ایمان پر قائم و مستحکم بنے رہین اور ہرگز او لغزش نہ کھاوین

دسوان باب

بی بی گور بولین اسقدر عذاب و عقوبت مین بھی کہ ہے
اوسنے استقلال اور استحکام رکھا اور پھر بی بی پرسکر کو
کیطرف دیکھکر کہنے لگین کہ مین جانتی ہون یہان اب بھی
اس قسم کے بہادر موجود ہین کیونکہ جو شخص بیماری کے دکھہ درد
کو صبر و تحمل اور انکسار کے ساتھہ خدا پر توکل رکھکر برداشت
کر سکتا ہے خدا اپنے اوس بندے کو بھی شہیدون کا دل
اور درجہ دیتا ہے اور اوسکے سر پر شہادت کا تاج رکھتا ہے
بیچارے پرسی نے ایک آہ سرد بھری اور بولا کہ فی الحقیقت
اس خیال سے کمال تسکین ہوتی ہے
بی بی گور پھر بیان کرنے لگین کہ مجھکو ایک محتاج بیماری
کی عورت کا حال معلوم ہے وہ مہینون بلکہ برسون سے بیمار
نہایت درد مین مبتلا تھی بدن اوسکا مثل چاند کے روز بروز گھٹتا
جاتا تھا اور موت کا سامان نزدیک چلا آتا تھا وہ بیچاری
اپنی جھونپڑی مین اکیلی پڑی رہتی تھی بجز درد و آزار کے اور

کوئی بھی اوسکا غمخوار نتھا شوہر نورسکے تڑکے ہی لکڑی لانیکو جنگل کیطرف چلا جاتا تھا اور اوسکے سوا اوس گرد نواح مین دوسرا اور کوئی نرہتا تھا وہان وہی اکیلا جھونپڑا تھا لیکن بیدائی کے باعث اوس بیماری مین بھی اوسے سکون قرار حاصل تھا اور بجز حمد وثنا اوس پاک پروردگار کے جسپر اوسکا کل بھروسا اور نجات کی امید تھی اور کچھ بھی اوسکے مُنہ سے نہ نکلتا تھا ۔ نہ تو کچھ آہ تھی نہین زاری ٭ اوسکے لب پر تھی مدحت باری ٭ پس یہ عورت کیا بہادرون مین شمار نہوگی

پرسگر بولی عورت کیا یہ بات تو لڑکون کو بھی حاصل ہوسکتی ہے یہ تو ایک دودھ پیتا بچہ بھی خوف وخطرا اور درد ورنج کے وقت اپنی ما سے کہہ سکتا ہے کہ پیاری اما تم مت رؤو مین مرنے سے مطلق نہین ڈرتا

بی بی پرسگر بولی اگر ہملوگون کا دل سچ مچ خدا کی محبت سے پُر ہو تو ممکن نہین کہ یہ کلام کسی دم فراموش ہونے پائے تو اپنے دل مین کچھ بھی تردد نہ کر اور نہ کسی بات سے خوف کھا

پرسی بولا مین مرنے سے نہین ڈرتا یہی فقرہ سچی بہادری کی گویا جان ہے

Digitized by Google

گیارھوان باب

تفرقہ

دوسری روز لڑکے لڑکیون نے وہان سے کوچ
کی طیاری کی آرمی تیلی کیطرح سارے گھر مین پھرتی پھرتی
کہین سے کوئی گٹھری اُٹھالاتی کبھی کہین سے کوئی صندوق
مجلس کے گول کمرے مین ایک بڑی سی کرسی رکھی ہوئی تھی
اوسی کے اوپر ایک پر ایک رکھی گئی پہلے اپنی جامدانی رکھی
اوسپر اپنے بھائی کا چمڑے سے مڑھا ہوا صندوق اوسپر
کچھ کتابین جو ویلی نے عاریتہً دی تھین اوسپر سگریو صاحب
کا دیا ہوا رنگ کا صندوقچہ اور پھر اون سبھون کے اوپر
چھپی ہوئی تصویرون کا مرقع رکھا پس تام کے دھکے سے
وہ سب کی سب چیزین بھر بھرا کر زمین پر گر پڑین تو اسمین کیا
تعجب ہے نیک مزاج جیسی اور خوشدل چھوٹی جو لیا دونون آمی
کی مدد کو دوڑین اور اون سب چیزون کو اوٹھا اوٹھا کر پھر کرسی
پیر رکھنے لگین بیلا کتاب پڑھنے مین مشغول تھی اور اون کو سنگے

اوٹھانے دھرنے سے مطلق بے پروا اور جب
گاڑی دروازے پر آئی لوئس اور اوسکی بہنین سب سے
ہاتھ ملاکر رخصت ہوئین پرسگریو صاحب دروازے تک نہ آسکے
تھے وقت رخصت سبکو دل سے دعا دیتے تھے گاڑی چلنے
ہی کو تھی کہ جولیا نے دوڑکر پھولون کا ایک گلدستہ جو اوسنے
اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جیسی کے ہاتھ مین دیا اور بولی کہ جب
تم شہر کو جاتی ہو پھولون سے فرحت رہیگی اور یہ تمکو ہماری
یاد بھی دلائینگے جب لوئس کی گاڑی روانہ ہوگئی تو ایک بڑھیا
پرسی کے واسطے آئی اوسکا گھر چندان فاصلے پر تھا مگر
گھر کیا اوسکے واسطے تو وہ مصیبت خانہ سے بھی بدتر تھا
اوسکا چچا عدالت مین وکالت کرتا تھا مگر پرلے سرے کا
روکھا پھیکا کنجوس مکھی چوس دل پتھر سے بھی زیادہ سخت
رکھتا تھا اپنے بیمار بھتیجے کی کچھ بھی خبر نہ لیتا جبکہ پرسی نے رخصت
مانگی اور دست بسر ہوا پرسگریو صاحب سے اپنا زرد چہرہ
نمناک آنکھین نہ چھپا سکا پرسگریو صاحب نے آہستگی سے
اتنا ہی کہکے اوسے رخصت کیا کہ بیٹا خدا تیرا حافظ رہے یاد رکھ
کہ کچھ فعل ہی آدمی انسان بناتا ورنہ نہین ہوتا بلکہ مصیبت برداشت کرنا یہ بھی

Digitized by Google

بڑی بہادری کا کام ہے پرسی کے بعد جولیا کا جو سارے گھر کا کھلونہ اور عزیزہ تھی چرٹ آیا بی بی گو نے ایسی محبت سے اوسکا منہ چوما کہ گویا وہ اونھین کی لڑکی تھی پریسگریو صاحب بھی اوسے اپنی لڑکی کیطرح ہاتھہ پکڑ کے چرٹ پر سوار کروا کے اسکو سے گئے تمام اور ویلی جبتک چرٹ نظرون سے غائب ہوا او دیکھتے اور ہاتھہ پھیلا پھیلا اپنی ٹوپیان ہلاتے رہے

دوسرے روز سویرے وے دونون بھائی بھی اسکول کو روانہ ہوئے

قصہ کو طول دینا منظور نہین اسواسطے اب ہم وہانسے لکھنا شروع کرتے ہین کہ جب پھر تعطیل کے ایام آئے

ایسا کون لڑکا ہے جو تعطیل کا نام سنکے اپنے دل مین خوش ہو خصوصاً انگلستان مین جہان رات دن لڑکون کو اسکول ہی مین رہنا پڑتا ہے صرف تعطیلون مین اپنے گھر آنے اور ماباپ کے دیکھنے کی اجازت ملتی ہے غرض وہان تعطیل کے پہلے روز اگر مدرسون کو شہد کے چھتے سے تشبیہ دین تو بہت بجا ہے کیونکہ جسطرح مکھیون کا ہجوم ہوتا ہے اور وہ بھن بھناتی اور ایک پر ایک گرتی ہین اسی طرح اوس روز

لڑکے بھی گھر جانے کی خوشی مین اوچھلنے کودنے اور دوڑ دوڑ
کر ٹھیاریان کرتے ہین تام اور ویلی بھی اِس خوشی اور اچھلنے کودنے
مین شامل اور شریک تھے جب گاڑی پر بیٹھکر شادان اور فرحان
اپنی گھر کیطرف چلے جون جون نزدیک پوہنچتے جاتے تھو اپنے
اپنے دل کی امنگین ایک دوسرے سے ظاہر کرتے تھے
ویلی تام وہ دیکھو وہ پہاڑ پر پُرانی پن چکی دکھلائی دیتی ہے
ابتو نزدیک پوہنچے تام کو پہلے تو تعجب سا ہوا لیکن جب بغور
دیکھا تو مارے خوشی کے پکار اوٹھا کہ ہان بیشک اور وہ دروازہ
بھی دکھلائی دیتا ہے جسپر سے مسٹر ہنیو صاحب نے اپنا گھوڑا
کود ایا تھا اور وہ سرا ابھی نظر پڑتی ہی جہان اونھون نے اوسے
پانی پلایا تھا
ویلی نہ معلوم اپنے اوس گدے کنٹے ناگلن کا کیا حال ہے
تام اب چلکر پھر اوسپر سوار ہونگے
ویلی کھلکھلا کر ہنس پڑا اور بولا کہ آپ کو ناگلن پر سوار
ہونیکا تو بڑا شوق ہے لیکن اوس روز آپ کو سوار ہونے مین
دیر لگی اور اوسکی پیٹھہ پر سے اوندھے مُنہ گر پڑنے مین مطلق
دیر نہ لگی مین نے تو جانا تھا کہ اب آپ اوس سے خوف کھائینگے

تام — خوف کھائینگے واہ یہ تو تمنے خوب کہی انگریز کا بچہ
بھی کبھی خوف کھاتا ہے کیا تمہارے نزدیک مین وہ ساری
کہانیان بھول گیا جو پچھلی تعطیلون مین ہم لوگون نے لکھی تھین
بھائی جان مین تو اونٹریم اور نیشم ہونیکا ارادہ رکھتا ہون
تم اس ٹٹوسے سے مجکو کیا ڈراتے ہو

ویلی — بہادری کا کام کرنیکو تو میرا بھی جی چاہتا ہے مگر بشرطیکہ
وہ بخیر و عافیت انجام ہو جاے اور رات کا وقت نہوے
اور نہ آگ اور عقوبت شکنجہ سے کچھ کام پڑے

تام — بھائی مین تو اپنی بہادری کام پڑنے پر دکھلا
سکتا ہون بلکہ مین بدل اس بات کو چاہتا ہون کہ کوئی شخص
میری آزمایش کرے

تام — اتنا کہکر بڑے دماغ سے تن کر تکیہ کے سہارے
ہو بیٹھا

ویلی — لیکن یہ کون کہہ سکتا ہے کہ کام پڑنے پر بھی تمہارا
دل ایسا ہی رہیگا مین نے تو بھائی اون کہانیون پر جب
خیال دوڑایا اپنے دل مین خوف پایا

تام — پھر تم خوف کا ذکر لاے

ویلی   مجھے تو بھائی اس امر مین ٹبرا شبہہ ہی نہین جانتا
کہ اون کہانی والے بہادرون مین سے کسی کا کام کبھی مجھے
مین پڑنا دیکھو مکسویل کے کام پر ذرا غور کرو کیا اِس آگ
مین کسطرح جما ہوا کھڑا رہا اور ہرگز اپنی چاکری سے نہ ٹلا

تام   تو گھر بھی آگیا ابھی سے گلاب کھل گئے وہ دیکھو
اپنا ٹانگن چر رہا ہے

ویلی   اما کدھر ہین اما بھی دکھائی دیتی ہین

تام   کوئی شخص کھڑا تو ہے دروازے پر نہین وہ تو
بیچا پرسکیو ہین مین پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ ہم لوگون کی
گاڑی کی آواز سنکر باہر نکلینگے گاڑی اسی عرصہ مین
دروازے پر جا لگی

بارھوان باب

اور ونکے واسطے ڈرنا

لیکن جب ویلی اور تام نے اپنے مہربان چچا کا چہرہ سست اور اوداس دیکھا تو اونکی وہ ساری خوشیاں جاتی رہین

پرسگریو پیارو ابھی گاڑی سے ڈاترو ایسے وقت مین ہین تمکو ہرگز گھر کے اندر جانے کی اجازت نہین دے سکتا

یہ بات سنکے ڈرکون کا دل اور بھی بیس گیا

ویلی اور تام آما کہان ہین اماں تو اچھی ہین کیا ماجرا کیا ہے

پرسگریو ما تمھاری بخیر و عافیت ہین لیکن چچی کو بخار ہوآیا ہے اور ڈاکٹر کے دل سے ابتک اوس بخار کے وبائی ہونے کا شبہہ نہین گیا اور خوف ہی کہ شاید تم لوگون کو بھی لگ جاوے اسواسطے تم لوگ چند روز سر ہیو صاحب کے یہان جا رہو اونھون نے اس بات کی اجازت دیدی ہے لڑکے بیچارے حیرت مین آگئے اور ایک دوسرے

کا منھ دیکھنے لگے ویلی نے پوچھا کیا اماں سے بھی ہم لوگ ملاقات نکر سکینگے برسگریو صاحب نے کہا نہین اسوقت تمھارا گھر کے کسی آدمی سے بھی ملنا مناسب نہین تب ناچار سو سو سلام و نیاز اپنی ماں کی خدمت مین بھیجکر اونھون نے اپنی گاڑی آہستہ آہستہ سرہیو صاحب کے مکان کیطرف ہنکوائی کچھ دیر بعد ویلی نے ایک آہ سرد بھری اور بولا کہ افسوس گھڑی مین گھر پامال ہوگیا آدمی ہرگز نہین جان سکتا کہ اسدم کیا ہی اور ادسدم کیا ہوجائیگا دیکھو ابھی لحظہ بھی نہین گذرا ہم لوگ کیسے خوشی خوشی اپنے گھر کو چلے آتے تھے اور کیسے کیسے پلاو اپنے خیال مین پکاتے تھے

تمام لیکن امید ہے کہ چچی صاحب کو جلد آرام ہوجاے اور پھر اوسی طرح خوشی خوشی اپنے گھر کو چلین یہ بیماری کا سبب بیچ مین برا آن پڑا اور نہ سرہیو صاحب کے یہان جانے کا تو مجھے مدت سے اشتیاق تھا سنتے ہین کہ اون کا سا مکان اس پاس کئی بھر مین دوسرا نہین ہے اور نہ اونکے سے گھوڑے اور شکاری کتے کوئی رکھتا ہے اونکی ساری چیزین نادرات سے ہین اور اونکا لڑکا منگمن کیسا شان والا ہے

Digitized by Google

قصہ کوتاہ وہ بلی اور تمام تو سر ہیو کی طرف سے چلے اور
پرسنگریو صاحب با رخ زرد و دل پر درد تھرتھراتے بیرون سے
گھر کے اندر گئے اونھین ایسے تردد اور تفکر کا آتفاق عمر بھر کبھی
نھین پڑا تھا اور نہ بی بی گورنے اپنے لڑکون کو ابتک کسی کے
یہان جانے دیا تھا یہ ایسی ہی ضرورت اشد آن پڑی تھی کہ
اونھون نے سر ہیو صاحب کے یہان والون کی خوفناک
صحبت مین اپنے بچون کا رہنا چار ناچار گوارا کیا بلکہ اس بات کا
جیسا اندیشہ بی بی گور کے دل مین ہوا تھا پر سنگریو صاحب کو
بھی ہرگز اوس سے کم نتھا

وہ اپنی بی بی سے بدل محبت رکھتے تھے اونھین
اوسکی موت سے بڑھکر اس دنیا مین اور کچھ بھی موجب
رنج وغم کا نتھا اور بیماری اسطرحکی تھی کہ زندگی کی امید
بہت خفیف تھی گھڑی ساعت کی بات آرہی تھی غرض اوس
ضعیفی کے عالم مین ایسے تردد اور تفکرون کو وہان
یہ صرف دین ایمان کا علم تھا کہ اونکے دل کو باعث سکون کا
ہوتا تھا آہستہ آہستہ وے پانون سے زینے پر چڑھ جاتے تھے
اور دل ہی دل مین کہتے کہ اے میری روح تو کیون پژمردہ ہوگئی

اور تو میرے اندر کس لیے اضطراب کرتی ہے خدا سے امید رکھ
کیونکہ مین اب بھی اوسکی حمد کرونگا جو میرے چہرہ کی تندرستی
ہے اور میرا خدا ہے کانپتے ہوئے ہاتھ سے اوس مکان کا دروازہ
کھولا جسمین اونکی بیار رہی تھین روشنی مین سے آنیکے باعث
وہ مکان بہت اندھیرا معلوم پڑا پردے ہر طرف پڑے ہوے
تھے ہوا بند تھی تیز دوا اور تلخ میز پر رکھے ہوئے تھے آواز کچھ بھی
سنائی نہ دیتی تھی گھڑی البتہ کھٹکھٹاتی تھی گویا بیمار کی گھڑیان
گن رہی تھی

بی بی گورسنے پرسگریو صاحب کو دیکھکر اشارہ کیا کہ وہ
ابھی سوئی ہوئی ہین اور پاس ہی ایک دوسرا کمرا تھا اوسمین
لے گئین بی بی گورنے اپنے لڑکون کا حال پوچھا پرسگریو صاحب
نے اختصار کے ساتھ بیان کر دیا

بی بی گورسنے ایک لمبی سانس بھری اور یون کہنے لگین
کہ کیا کرون بجتہ سر ہو سکے یہان اون دونو کو بھیجنے کے اور کچھ
چارہ نہ تھا اس جلدی مین اور کچھ بندوبست نہ ہو سکتا تھا
لیکن مجھے یہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا مین نے اونھ دونون
بچونکو اپنے ہاتھ سے اغوای شیطانی کی بھٹی مین پھینک دیا ہے

کیا کرون اپنے دل پر کیونکر اس بار کو ہٹاؤن

پرسگریو صاحب نے اونکا ہاتھ پکڑ لیا اور بولے کہ
بھابھی تو اپنا بوجھ خدا پر پھینک دے وہ تجھکو سنبھالیگا

بی بی مہربان تم اپنے تردد اور تفکر مین بھی ہمیشہ دوسرون
کو تسکین دیتے ہو اور تسلی بخشتے ہو جو کچھ کہ اسوقت تمھارے
دل پر گذرتا ہوگا مجھے بخوبی معلوم ہے تاہم تم اپنی بہادری
استقلال اور استحکام کو نہین چھوڑتے

پرسگریو صاحب کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے

بی بی گور اوس قسم کے نرم دلون سے تھین جو اپنا وجود
گویا اپنے پیارون اور عزیزون کے وجود پر منحصر سمجھتے
ہین جیسے پھول کی بیل کسی درخت سے لپٹ جاوے اور پھر
اوسکے رہنے جانیکا مدار اوسی درخت پر رہا آپ دنیا کی
بکھیڑون سے وہ کچھ بھی سروکار نہین رکھتی تھین اطمینان
سے اپنے گوشے مین گذران کرتی تھین شوہر اور لڑکے
ہی اونکی گویا ساری دنیا تھی اور اونکے سوا اونکو اس دنیا مین
کچھ سروکار بھی نہ تھا کون ایسا شخص تھا جو اوس نازک اندام
کی میٹھی مسکراہٹ دیکھتا اور اوسکے نیک ہونے کا

Digitized by Google

اپنے دل پر نقش نہ اوٹھاتا لیکن اوسکے دل سے استقلال اور
استحکام اور صبر و توکل کو وہی لوگ جانتے تھے جو اوسکو جانتے
تھے وہ اپنی زندگی کی راہ طے کرنیکے واسطے دین و ایمان کو
ستارہ سمجھے ہوئے تھی کہ جو مسافرون کی ہدایت کرتا ہے
اگرچہ دل کی وہ کچی تھی ذرہی سی بات سے دہشت مین آجاتی تھی
تاہم جب کوئی بات اپنے اوپر فرض و واجب سمجھتی کام پہاڑ ہوں
کا کر لی اپنے لڑکونکے دیکھنے کا حد سے زیادہ اشتیاق رکھتی
تھی لیکن اونھین بخار آجانے کی دہشت تھی پس اپنے
اشتیاق دلی پر ادائے فرض کو ترجیح دیا اور اونکی بدن
کی دہشت سے مطلق نہ ہچکچائی

غرض بی بی گورسی نرم دل عورت کو کسی عزیز کا
بیمار ہونا موجب کمال قلق کا تھا اور پھر اوسپر دینداری کے
باعث صحبت بد مین اپنے لڑکونکے بگڑنے کا خدشہ اور بھی
آفت ہوا سر پر ہاتھ رکھکر بیٹھ گئین اور کہنے لگین اپنے
اوپر تو بھلا جو کچھ پڑی سو سہہ سکتی ہین لیکن اپنے عزیزون کو درد
و تکلیف مین پھنسا اور اوسکے دور کرنے پر قادر نہ ہونا اپنے عزیزونکو
ترغیب و تحریص کے بھنور مین پھنسانا اور پھر اونکی مدد

ڈرانا انہونا بہت ہی سخت ہے

پر سگریو صاحب نے بڑی امید اور مضبوطی سے جواب دیا کہ ہم لوگون کو اونھین اوسکے بھروسے پر چھوڑ دینا چاہیئے جو ہم سے بھی زیادہ اونھین پیار کرتا ہے اور اونکی مدد کیواسطے اوسکے حضور مین دعا مانگنی چاہیئے جسکے حکم سے سارے کام زمین اور آسمان پر ہوتے رہتے ہین

تیرھوان باب

ہنسی کی دہشت

جب ویلی اور تام سرہیو صاحب کے مکان پر
پونہچے وہ بہت مہربانی سے اونکے ساتھ پیش آئے لڑکون نے
اگرچہ اونکو دیکھا تو کئی دفعہ تھا لیکن گفتگو کا ابتک کچھ اتفاق
نہین پڑا تھا اونکا وہ لمبا چوڑا قد اور تیز دستے آمیز مزاج دیکھکر رعب
مین آگئے ہونگے اوس عالی شان کمرے مین ہر طرف دشمنون
سے چھینے ہوئے جھنڈے اور پرانے زمانے کے ہتھیار او
حربے بہت خوبصورتی سے لٹکے ہوئے تھے جب کبھی سرہیو صاحب
کسی ہتھیار کیطرف اشارہ کرتے اور اون سب لڑائیون کا
بیان کرنے لگ جاتے جو اونکے بزرگون نے فتح کی تھین تو
ویلی اپنے دل مین یہی خیال کرتا کہ رستم بھی صورت شکل اور جرأت
و قوت مین سرہیو سے بڑھکے نہوگا لیکن جب اونکو کھانے کے وقت
وسبد میں اپنے نوکرون کو حکم کرتے اور اونپر خفا ہوتے ہوئے دیکھا تو
دل مین بہت ڈرا وہ ذری ہی بات پر بھی اسقدر تند ہو جاتے تھے کہ اونکا

سارا چہرہ لال ہو جاتا تھا ہم کا خیال اونکے بیٹے نڈ منگٹن پر تھا
وہ دبلا پتلا سجیلا جوان اپنے باپ کی تیزی و تندی تو نہین رکھتا تھا
لیکن رکھائی اور شیخی مین اسقدر تھا کہ باپ سکے چین بجبین
ہونے سے بیٹے کا مسکرانا زیادہ تر خوفناک تھا
گفتگو جبتک کہ میز پر کھاتے رہے بجز شکار شرط بازی
جوا گھوڑدوڑ وغیرہ کے اور کچھ بھی نہونی ویلی تو تمام اسکی باتسے
تعجب مین آئے تاہم اوس سے دل لگی کرتے رہے
کھانیکے بعد لڑکے کیا دیکھتے ہین کہ ایک دھوئین کی گاڑی
سرہیو کے مکان سے اسقدر قریب ہوکر نکلی کہ سارا مکان ہل گیا
تام سکے منہ سے بے اختیار نکل آیا تعجب ہے کہ لوگون نے لوہے
کی سڑک آپ کے احاطے کے اندر سے نکالی سرہیو لوہے کی سڑک
کا نام سنتے ہی آگ بگولا بن گیا اور بڑے زور شور سے میز ٹھونک
ٹھونک کر جو جو مقدمے کہ اوس سڑک سکے روکنے کیواسطے
عدالت مین لڑا تھا اور جو جو مقدمے لڑنے کا ارادہ رکھتا تھا
سب کا بیان کرنے لگا اور آخر ایسے ایسے کلام اپنی زبان سے نکالنے
لگا کہ جنکا نہ لکھنا بہتر ہے پھر کہنے لگا کہ اگر یہ کمینہ کیڈی کیسل پرسی کا
بچا اوس مقدمے مین نہ رہتا تو بیشک میرے خاطر خواہ فیصل ہو جاتا

لیکن مضائقہ نہین اگر زندگی ہے تو اس سے سمجھ لون گا
ویلی نے ٹنڈ منگٹن کے کان مین پوچھا کہ یہ کون سے
پرسی کا ذکر ہے
ٹنڈ منگٹن بہت حقارت سے مسکرا کر بولا کہ اجی وہی لنگ
چھوکرا جو لڑھیا مین بیل جوتے پھرتا ہے اور اتنا بھی دل
رکھتا کہ اونھین چابک مارے وہ بیل گھاس بھی چرتے
جاتے ہین اور اوسکی لڑھیا بھی کھنچتے رہتے ہین مین سے
ایک روز دوڑانے کے لیے بیلون کے پیچھے کتے لگا دیے
قسمت پرسی کی اچھی تھی کہ گھر اوسکا نزدیک تھا لیکن یقین جا
کہ ایسا تماشا مین نے عمر بھر نہین دیکھا
تام نے بھی اس بات پر کچھ رک کر ٹنڈ منگٹن کی ساتھ
ہنس دیا لیکن ویلی کا خون جوش مین آیا
کچھ دیر کے بعد ٹنڈ منگٹن بولا کہ آؤ چلو انٹا کھیلین لیٹ
اوسکے ساتھ انٹا کھیلتے رہے پھر ٹنڈ منگٹن نے اوا
دونون کو اپنے مکان کی سب نادر چیزین دکھائین اونمین ج
کاغذات نہایت پرانے لکھے ہوئے تھے
ویلی　انکے حرف ایسے دھوندھلے ہوگئے ہین کہ جیسے دہ

Digitized by Google

سکے لکھے ہوئے ہون

ٹڈمنگٹن دودھہ سے کوئی کیا لکھیگا وہ تو کچھہ بھی نہ پڑھا جائیگا جیسا کاغذ ہے ویسا ہی اوسکا حرف بھی سفید ہوگا

ویلی بیشک جب تک کہ آگ پر نہ دکھلاؤ سکے مطلق معلوم ندسے گا

ٹڈمنگٹن اور آگ پر رکھنے سے کیونکر معلوم ہوجائیگا یہ تو بڑی تعجب کی بات ہے مین نے تو یہ آج ہی سنا ہی خفیہ خط وکتابت کرنے کے واسطے تو یہ بہت اچھی ترکیب ہے چلو گوالے سے ذرا سا دودھہ مانگ لائین اور کاغذ پر لکھکر یہ تماشا ابھی دیکھہ لین دیکھین تو سہی ہمارا لکھا ہوا تم پڑھہ سکتے ہو یا نہین

ویلی آگ کہان ملے گی

ٹڈمنگٹن جاؤ وہان آتشدان پر دیا سلائی کی ڈبیا رکھی ہے لے آؤ لکڑی یہان موجود ہے

ویلی لیکن بغیر کچھہ کاغذ کے آگ نہ سلگیگی

ٹڈمنگٹن کاغذ بہتیرے ملین گے دیکھو اوس کمرے مین خطون کے لفافے پڑے ہوئے ہین لے لو جھٹ پٹ

آگ سلگاؤ مین ابھی آتا ہون

ویلی آگ سلگانے کی فکر مین ہوا تام سے بولا بھائی کیا کہین سے ایک ٹکڑا کاغذ اور نہین لا سکتے یہ لکڑی گیلی معلوم ہوتی ہے مشکل سے جلی گی

تام نے ایک مٹھی بھر لفافے اکٹھا کرکے ویلی کے سامنے رکھہ دئے اور کہا کہ تو سرے ہیو کا غذ خوب ہر طرف پھینکتے ہین

ویلی ان لفافون کو تمنے اچھی طرح سے دیکھہ لیا ہے کوئی کاغذ تو انکے اندر نہین ہے ج

تام اوہ یہ سب خالی ہین انکے اندر اب کیا ہوگا خوب اوس سبز لفافے نے تو کام کردیا اب ایک دم مین آگ سلگی جاتی ہے

اس عرصے مین ونگٹن بھی ایک سادہ کاغذ ہاتھہ مین لیے ہوئے آگیا اور تعجب سے مسکراتا ہوا وہ آگ پر دکھایا وہ دودھہ کے لکھے ہوئے حرف تھوڑی دیر مین سب ابھر آئے اور تام نے بخوبی پڑھہ دیا

پرسی تھسر کیون رہا چارپائون پر کھڑا ہوا

غم کی نظر ون دیکھے ہے جو کبھے سر لیوے ہے ہے ٭

ڈِمنگٹن اپنے اس بیمعنی اور بیوقوفی کے ٹھٹھے پر آپ ہی قہقہے مارنے لگا اور تام سے بولا تمھارا بھائی تو بڑا ہی کودن معلوم ہوتا ہے کچھ بھی ٹھٹھے اور مذاق کی باتین نہین سمجھتا

ولی نے اپنا منہ گھر کیطرف پھیر کر کہا ہان صاحب مین بیشک نہین سمجھتا لیکن پھر یکایک بول اوٹھا کہ مین اسے سمجھتا ہون اگر آپ کا یہ مطلب ہے کہ لیکن

ڈِمنگٹن بس اب آپ زیادہ تشریح نہ کیجیے اپنا سمجھنا آپ اپنے دل مین رہنے دیجیے تام آؤ چلو کتون کو دیکھین اب تک ہمارے کتے نہین دیکھے ہین

یہ کہکر کاغذ تو آگ مین پھینک دیا اور آپ سب ساتھیون سمیت تازی خانون کیطرف چلا

Digitized by Google

چودھوان باب
پہلی کھٹ پٹ

جب رات کو دونون بھائی خوابگاہ مین سو گئے ویلی بولا
کہ تام آج مجھے اپنی طبیعت کچھ دق سی معلوم ہوتی ہے
تام لیکن بھائی جان مین تو نہایت خوش ہون ایسا مزے کا
ہنسی ٹھٹھا اور ایسا عمدہ کھیل اور ایسا آرام کا رہنے کے لیے
مکان اور ایسا یار باش ہجولی کیا تم اتنے پر بھی قانع نہین ہوتے
ویلی بھائی تام میری طبیعت تو اپنے آپ سے دق ہے
تم یقین جانو کہ ہم دونون محض ڈرپوک نہین
تام نے خفا ہو کر پوچھا کہ یہ تم کیا کہتے ہو
ویلی مین سچ کہتا ہون یقین جانو کہ جن باتون پر آج ہملوگ
ہنستے تھے وہ عرق جبین ہونے کی تھین وہ فقرے جو
ٹڈنگٹن نے کاغذ پر دودھ سے لکھے تھے اگرچہ وہ میرے
کانون مین بیکار سے کہتے تھے کہ بے وقوف لوگ گناہ کا ہنسی
ٹھٹھا بناتے ہین تاہم ہم لوگ اپنے لنگوٹیے دوست کی غیبت

سنا گیے اور باوجودیکہ وہ پتھر اور چوپایا بنایا گیا لیکن ہم لوگ
کچھ نہ بولے اگر ہم لوگ نیشم صاحب کا سا دل رکھتے ہوتے
یا کسی طرح کی کچھ ہمت ہم مین ہوتی تو پرسی کی حمایت پر
کھڑے ہو جاتے

تام کو یہ بات بہت بری لگی لیکن کچھ جواب نہ دیا

ویلی دیکھو اوس ڈر سے بچے سنے بھی جسکا حال چچا
نے کتاب مین پڑھا تھا اپنے بھائی کے بچانے کے واسطے
ریچھ کا مقابلہ کیا

تام درست ہے لیکن اس جگہہ کون سا ریچھ پرسی کو
مارے ڈالتا تھا

ویلی اس کہنے سے کیا فائدہ ہے پرسی کو ریچھ کس سبب
مارے گا لیکن یہ ممکن نہین کہ ہم لوگ اپنی بہادری صرف
اپنے خاطر خواہ موقع پر عمل مین لائین اگر وہ ہم لوگون مین ہے تو
ہر موقع پر ظاہر ہوتی رہیگی علاوہ اسکے کھانیکے وقت آج
ہم دونون مین سے کسی نے خدا کا شکرانہ ادا کیا اور باعث
اوسکا صرف سرہیو اور اوسکے بیٹے کا خوف تھا اگر گھر مین اماں
اور پیارے بڈھے چچا کے روبرو ہوتے تو اسی طرح شکرانہ

اواگر سنوسے ڈرتے

ٹام بس اب زیادہ واہیات نہ بکو مین ہرگز ڈرپوک نہین اگر تم ہو تو بیشک ہو اگرو مین تو نہ کسی چیز سے ڈرتا ہون نہ کسی آدمی سے

تام یہ کہکر پلنگ پر پڑ گیا تھکا ہوا تھا اور باوجود ان کلاموں کے دل اوسکا اندر سے خوش نہین تھا ویلی سنے گھٹنے ٹیک کر اور جناب باری سے اپنے گذشتہ گناہوں کا عفو چاہ کر آئندہ کو اغوائے شیطانی سے بچنے کی توفیق مانگی اور اوسکے بعد بدل اپنی بیمار چچی کے حق مین اور اون لوگون کے واسطے جو اوسکی بیمار داری مین مضطرب تھے دعا مانگی

دوسرے روز کھانا کھانے کے بعد ٹامنگٹن سنے کہا چلو اب اپنا کھیلین ہمایونکے دولڑکے جو وہان موجود تھے دل سے خوش ہو کر فی الفور کھیلنے کو طیار ہوگئے لیکن تام کا دل آخر کو متنبہ ہوا وہ بخوبی جانتا تھا کہ اوسکی ماں بازی بدنا ہرگز پسند نہین کرتی تھی ماں کی صورت گویا آنکھون کے سامنے گھومنی لگی ارادہ کیا کہ اگر بن پڑے تو اپنی ماں کی عدول حکمی نکرون جب ٹامنگٹن سنے تام کی طرف دیکھا

Digitized by Google

تام بھائی میرا دل تو کھیلنے کو نہین چاہتا

ٹڈمنگٹن دل نہین چاہتا یہ کیا دل ہے

تام نے جواب دیا کہ کل اتنی دیر تک کھیلتا رہا کہ اب آج پھر کھیلنے کو دل نہین چاہتا

ٹڈمنگٹن اگر کل زیادہ کھیلے تو یہ کچھ وجہ معقول نہین کہ آج پھر کھیلو ہی نہین

تام ہچکچا کر بولا کہ مین نے تمھارا باغ نہین دیکھا ہے دل چاہتا ہے جا کر ذرا اوسکی سیر کرون

ٹڈمنگٹن اسکا مضائقہ نہین لیکن اول اپنا کھیل ہو پھر سب کوئی باغ مین چلتے ہین پہلے کھیل پھر پیچھے دوسرا کام مین نے اپنے اوستاد سے یہی سیکھا ہے دیکھو ویلی تمھارا بھائی کھیلنے کو طیار ہے

ویلی نہین

چھا یونکی لڑکے کیا ہی نکھٹے ہے ٹرے پونکی جوڑی ملی ہے

ٹڈمنگٹن دھمکی دکھانے کو ویلی سکے برابر آ کھڑا ہوا اور بولا کہ بتلاؤ تم بھی اپنے نہ کھیلنے کا سبب بتلا دو تم بھی کہدو کہ کل بہت کھیلے ہین اور آج باغ کی سیر کو دل چاہتا ہے

ویلی کا چہرہ تمتما آیا صرف اتنا ہی جواب دیکر خاموش ہو رہا
کہ نہین

ڈمنگٹن — تو پھر کیون نہین کھیلتے ج

ویلی — ماکی مرضی کے خلاف ہے

اسکے سنتے ہی وہ تینون کھلکھلا اوٹھے تمام کچھہ تہرد وسا ہوا ویلی کا چہرہ اور بھی سرخ ہو گیا ڈمنگٹن منہ بنا کے ٹھٹھے کی راہ سے بولا بہت خوب حضرت آپ اپنی ماکی مرضی مطابق چلیے آپ ہم شریر لڑکون کے ساتھ نہ کھیلیے لیکن یہ تو بتلائیے کہ یہان آپ کی آیا کیا آپکو ہوا پر چڑھکر دیکھتی ہین کیا یہان بھی اونکے مارنے باندھنے کا آپ کو کچھہ خوف ہے

اور پھر اون تینون نے ایسا قہقہہ مارا کہ سارا مکان گونج اوٹھا

بیچارے ویلی نے اپنے بھائی کیطرف دیکھا لیکن وہ کچھہ بھی نہ بولا نظرین نیچی کرکے رہگیا

ویلی نے چاہا کہ وہان سے باہر چلا جاے چنانچہ دروازے کیطرف پیر اوٹھایا

Digitized by Google

ٹڈسنگٹن   بُود اڈرپوکنا

ویلی   ڈرپوکنا تو مین تب ہوتا جو تم لوگون سے ڈرتا وہ
شخص کبھی نہین ڈرپوکنا کہلاتا جو اپنے بزرگون سے ڈرتا ہی
اتنا کہکر ویلی جھٹ سے باہر چلا گیا اور پرسی کو مکان کا رستا لیا
ہمسایونکے لڑکون نے پکارا کہ پکڑو اسے ہرگز نہ جانے دو لیکن
ٹڈسنگٹن نے کہا کہ جانے دو ایسے کھیل بھنڈول کا نہ ہونا ہی بہتر ہے
آؤ تام تم ہمارے ساتھ کھیلو تم بہادر لڑکے ہو تم
اپنے من مانی بات کے کرنے مین ہرگز نہین ڈرتے

تام نے شرماشری اوسکے ساتھ کھیلنا تو شروع
کیا لیکن دل مین کہنے لگا کہ اگر مین اسر ہیو کے مکان ہی
مین نہ آتا تو خوب تھا

Digitized by Google

پندرھوان باب

درد کا خوف

ڈلی ایسا عمر بھر خوش نہ ہوا تھا کہ جیسا اوس روز سہیر ہیبو کے مکان سے نکل کے سڑک پر پہونچنے سے ہوا ایک تو اون لوگونکی چھیڑ چھاڑ سے مخلصی پانے کی خوشی دوسرے ایک دوست سے ملاقات ہونیکی خوشی تیسرے ایک بیمار مصیبت زدہ کے درد والم کو تسلی پہونچانے کی خوشی چوتھے اِس بات کی خوشی کہ خوف کا مغلوب ہوا اور سے غیبت سے دپونہچی اوس نے اپنی ما کی حقارت نہونے دی اوسنے ٹھیک اپنی ما کی مرضی مطابق کام کیا پس ان خوشیون کا کیا ٹھکانا تھا

غرض ڈلی خوشی خوشی اوچھلتا کودتا پرتی سے گھر کیطرف چلا دن وہ بڑے بہار کا تھا سبزہ ہر طرف لہلہا رہا تھا درختون پر جوبن آرہا تھا ڈلی کا دل امید اور خوشی سے بھرا ہوا تھا کبھی سوچتا کہ اب ہم ساعت مین میری ما کا کوئی پیغام آتا ہوگا کبھی سوچتا کہ وہ میری چچی کے آرام ہونیکا بھی ضرور مژدہ لاتے ہونگے کبھی سوچتا

کہ مین اب جلد پھر اپنی پیاری ماکی گود مین بیٹھونگا اور جیسے یہ
دو دن تعطیل کے مفت کی کھٹ پٹ مین گئے ویسا ہی اب گھر
جانے پر وہ دن نے پیارے معلوم پڑینگے اور دونا حظ حاصل
ہوگا کبھی یہ سوچتا کہ بہتر ہوسکے یہان میرا آنا بہت بہتر ہوا اگر
ہم لوگ مشکلون مین نہ پڑین اور ساری باتین خاطر خواہ ہوا کرین
تو پھر ایمان کی آزمایش کہان ہو لیکن خوش ہوگا وہ دن جسمین
مین لنکے گھر سے نکلونگا اور پھر اپنی پیاری ماکا منہ دیکھونگا

غرض اسی سوچ اور تامل مین ویلی پرسی کے
دروازے پر پہونچ گیا حلقہ کھٹکھٹایا اندر سے ایک بڑھیا
نکلی اوسنے دروازہ کھولا

ویلی پرسی صاحب مکان مین ہین ؟

بڑھیا کانون پر ہاتھ دھر کے بولی کیا ؟

ویلی نے اور چلا کر کہا پرسی صاحب گھر مین ہین ؟

بڑھیا نے سامنے ایک کوٹھری کیطرف اشارہ کیا

ویلی نے فوراً پرسی کے پاس پہونچکر ہاتھ ملایا

پرسی مین نے تو تمھین اوسی وقت جان لیا تھا جب تم
حلقہ کھٹکھٹایا لیکن کمبخت تمکو دروازے پر کھڑا تو نہین رہنا پڑا

یہ بڑھیا کانون سے کم سنتی ہے

ویلی بولا اس بات کا کچھہ خیال نکرو اور پھر اوسکی کوٹھری اوپر تلے دیکھنے لگا اوسمین سے بجز ایک و باغ کی دکان کے اور کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا آسمان بھی نظر نہ آتا تھا

پرسی مسکرا کر کہنے لگا کہ بھائی جان یہ بڑی اداس جگہہ ہے یہان فضا کچھہ بھی نہین مین جانتا ہون میرے واسطے سوا سے اداسی کے کہین بھی کچھہ نہین ہے اور پھر اداس سا ہو کر اپنے سوچے ہوئے پیر کیطرف دیکھنے لگا

ویلی بھائی جان تم کچھہ اسکا تردد نکرو یہ تمھارا پیر خدا کی مہربانی سے بہت جلد درست ہو جائیگا

پرسی ویلی تمکو ابھی معلوم نہین کہ مجھپر کیسی آزمایش کا وقت آنے والا ہے کل جراح نے میرا پیر دیکھا تھا اوسکی تجویز مین بیماری روز بروز بڑھتی جاتی ہے بس اب ایک ہی علاج باقی رہگیا ہے

ویلی وہ علاج کونسا ہے

پرسی پیر کاٹ ڈالنا ! کیا تم اس بات کو کچھہ سہل سمجھتی ہو جو ویلی کے حواس جاتے رہے بولا کہ یہ کیا غضب ہے کیا بغیر پیر کاٹے اور کچھہ بھی اس بیماری کا علاج نہین ہوسکتا جو

پرسی — بھائی جان اب اور کچھ بھی علاج نہین ہے
کل صبح جراح آنے کے لیے کہگیا ہے مجھے اپنے دل
گریان اور سینہ بریان کا حال کچھ کہتے نہین بن پڑتا اور
بجز تمھارے اور کسی کو مین ایسا دیکھتا بھی نہین کہ جس سے
اپنے دل کا پردہ کھولون اور کچھ تسلی پاؤن جو میرے دل کے
درد کو دریافت کرے اور میرا درد شریک ہو چچا صاحب کی تو
صورت بھی بہ مشکل مجھے دکھلائی دیتی ہے اور ماسوا اسکے
اونکا دل اسقدر سخت ہے کہ اگر مین اونسے اپنے خوف و اضطراب
کا حال بیان کرون تو ضرور مجھکو بودا بزدل تصور کرینگے
لیکن ویلی عزیز ویلی مین اپنے خوف و اضطراب کا کچھ حد
وحساب نہین دیکھتا میرا تو اس خیال ہی سے تیتا پانی
ہوا جاتا ہے اس پیر کٹنے کے درد سے بچنے کے لیے
تو مین ساری دنیا اپنے ہاتھ سے دے سکتا ہون

پرسی نے اتنا کہکر اور آبدیدہ ہوکر اپنا منہ
ہاتھون سے ڈھانپ لیا

ویلی بیچارہ چپ چاپ اوسکے رخ زرد کیطرف دیکھتا
تھا اور دل ہی دل مین اوسکے حال زار پر روتا تھا چاہتا تھا

کہ کچھ کلمہ تسلی بخش زبان پر لاتے پرسی نے منہ پر سے ہاتھ
ہٹایا اور پھر کہنے لگا کہ بھائی جان میرے چچا تمھارے چچا
کی طرح نہین ہین ابھی تھوڑی دیر گذری ہے کہ مجھے خفا
ہوکر باہر چلے گئے ہین

ویلی مجھ مین اب زور مطلق باقی نہین رہا درد اور
شب بیداری نے محض بیطاقت کردیا اب مین اِس سختی کو
برداشت نہین کرسکتا مجھے اِس عاجزی سے اب شرم آتی ہے
لیکن مجبوری ہے

ویلی تم اَن اسکو کی کہانی کو کیون نہین یاد کرتے جو خود
لکھی تھی دیکھو اوس نازک بدن عورت نے اپنا ایمان بچانے
کو کیسی کیسی عقوبت برداشت کی

پرسی ایمان کے واسطے عقوبت برداشت کرنی
یہ جدی بات ہے

ویلی لیکن اَنّا یہ بھی تو کہتی تھین کہ بیماری کے دکھ
درد مین بھی انسان شہیدون کی سی ہمت دکھلا سکتا ہے
خدا تمھارے دل کا حال بخوبی جانتا ہے اوس سے تمھارا
یہ خوف و اضطراب کچھ بھی پوشیدہ نہین ہے بلکہ اگر وہ دیکھتا

کہ تم خوف و اضطراب سے مغلوب نہو کر بلکہ اوسکی ساتھہ جنگ
وجدل کرتے ہو اور آفت کے وقت اپنے خالق پروردگار سے توفیق
مانگتے ہو وہ ضرور تمہارے اعتقاد اور تن برضا دینے سے راضی
ہوگا کہ جیسا پادری صاحب فرماتے تھے ہم لوگ مصیبتون کی آگ مین
بھی خدا کا جلال بڑھا سکتے ہین

اگرچہ پرسی ویلی سے کئی برس بڑا تھا لیکن اوسکا مضبوط
دل اوسکی خاطر درد کا باعث تسکین ہوا عمر کا فرق وہ بالکل بھول گیا
اوس ذراسی لڑکی کو تسلی بخش اور درد شریک دوست سمجھا پرسی نے
ویلی کی کرسی کو نزدیک کھینچ لیا اور نیچی آنکھین کیے ہوئے غمناک
اسطرح بولا کہ سب سے زیادہ مجھکو تردد کا موجب یہ ہے کہ مین آگ مین
خدا کا جلال نہین بڑھاتا پیارے چچا پرسیگریو سے جو کچھہ مین نے سنا تھا
مین جانتا تھا کہ اوس سے پاک ہونے کی کچھہ محبت اور مالک کی خدمت
بجا لانے کی کچھہ رغبت دل مین پیدا ہوتی ہے لیکن افسوس ویلی یہ
سب اچھے اور خوشی کے خیالات اس مکان کی ہوا سے بالکل
منتشر ہو جاتے ہین نہ تو مجھے کوئی بہشت کی راہ مین مدد دینے والا ہے
نہ کسیکو اس بات کی پروا ہے کہ مین بہشت کو جاتا ہون یا دوزخ کی راہ پر
چلتا ہون میرے حق مین تو یہ جہان گویا شمشان پڑا ہے اتنا کہکر

Digitized by Google

پرسی زار زار رونے لگا اور آنسوون کے موتی پرونے لگا

ویلی لیکن خدا مہربان ہے اور ہمیشہ تمہارا نگہبان ہے

پرسی ٹھیک ہے لیکن اوسے میرے اندر اپنی باتین ناخوش اور خفا کرنیکی دکھائی دینگی کہ مین کچھ کہہ نہین سکتا یاد رکھو ویلی کہ وہ منصف اور ہیبت ناک خدا ہے

ویلی ایسا دنیا مین کون شخص ہے کہ خدا کے ناخوش اور خفا کرنے کا کام نہین کرتا لیکن مین جانتا ہون کہ تمنے تو ایسا کام بہت کم کیا ہوگا

پرسی ای عزیز تمکو یہ معلوم نہین لیکن مین رات دن پڑا پڑا یہی سوچا کرتا ہون اور اپنا دل جانچتا ہون اوس وقت تمام زمانی کی برائیان مجھے اپنے مین دکھائی دیتی ہین تم ہرگز نہین سمجھ سکتے کہ مین کس قسم کا آدمی ہون من آنم کہ من دانم

ویلی حیرت سے اوسکا منہ تک رہا تھا جواب کچھ اوسکے منہ سے نکل نہ سکتا تھا پرسی نے فرصت غنیمت سمجھی اور بھی اپنی ساری مصیبت کہہ سنائی

پرسی بجز اپنے چچا اور اوس بڑھیا کے شاذ و نادر کسی سے بات کرنیکا مجھے اتفاق پڑتا ہے اوس مین بھی حسبطور پر کہ مین

ان دونون کے ساتھ پیش آتا ہون میرا ایمان مجھے ملامت
کرتا ہے کیونکہ دیکھو چچا سے تو بیوفائی کرتا ہون بیشک بیوفائی
کرتا ہون اوسکی روٹی کھاتا ہون اوسکے مکان مین رہتا ہون
تاہم اوسے پیار نہین کرتا اے عزیز ویلی اسمیرے دل مین جو
کوئی بدی سماگئی ہے یہ بڈھیا کہ اوسکا ضعف و پیری باعث ترس
و رحم ہونا چاہیے میرے دل کو پریشان کردیتی ہے مین ہمیشہ اوسکے
ساتھہ تندمزاجیان کیا کرتا ہون جب کبھی مجھے کوئی چیز درکار
ہوتی ہے اور ہر دست ہاتھہ نہین لگتی یا جب کبھی مجھے بخار اور
پیاس کی شدت ہوتی ہے اوراوسے پکارتا ہون اور وہ نہین
سنتی بالکل صبر و ملایمت بھول جاتا ہون

ویلی   یہ بات صرف بیماری کے باعث ہے

پرسی   شاید یہ عذر کسی دوسرے کے واسطے پیش نظر
ہو جاے لیکن مین تو تم سے عزیز ویلی ابھی اس سے
بدتر باتین کہہ سناؤنگا

ویلی   نہین جی نہین تم اپنے دل کو کسیطرح جوش مین
نہ لاؤ اور کچھہ دیر ذرا آرام کرو

پرسی   جو کچھہ میرے دل پر ہو اوسکے کہہ ڈالنے سے میرے دل کا بوجھہ

گھٹ جاتا ہے اسطرحکی شرارت کے خیالات جو کبھی کبھی میرے
دل مین آجایا کرتے ہین مین اس آزمایش مین جو خدا کیطرف
سے ہوتی ہے نہایت گھبراجاتا ہون طبیعت اوسے برداشت
کرنے کی عوض سرتابی کرنے لگ جاتی ہے دل مین یہ آجاتا ہے
کہ جب اور سب لڑکے میدان مین کھیلنے کودتے ہین تو یہان
اسطور پر دکھتے ہوے پیر سے بیٹھے رہنا بڑا ہی وبال ہے
پس اسے کیا تم گناہ نہین سمجھتے
ویلی نے رک کر جواب دیا کہ بیشک یہ نامناسب ہے پرسی
پھوٹ کر رونے لگا اور بولا کہ پھر اسکا علاج کیا ہے
ویلی اوس خداوند رحیم کریم کے سامنے اپنے سب
گناہون کا اقرار کرو اور اوس سے عفو اور توفیق مانگو ان
آزمایشون کے واسطے بھی جو خدا تمھاری لیتا ہے تم اوسکا شکر
ادا کرو کیونکہ خدا جسے پیار کرتا ہے اوسے تعزیر کرتا ہے ذرا اس پر
تو غور کرو کہ خدا کا پیارا ہونا کتنی بڑی بات ہے
پرسی نے ویلی کا ہاتھ دونون ہاتھ سے پکڑ لیا لیکن
دل اوسکا ایسا بھر آیا کہ کچھ دیر تک مطلق زبان نہ کھول سکا آخر آہستہ
سے بولا کہ بھائی جان میری واسطے دعا مانگو کہ جو کچھ تعزیر

خدا میرے واسطے مناسب سمجھے مین اوسے مردون کی طرح برداشت
کرنیکے ہمت رکھون ذرا بھی اضطراب کا کوئی کلمہ زبان پر یا غم
کھانیکا خیال دل مین نہ لاؤن دعا مانگو کہ مین مصیبت کی آگ مین
خدا کا جلال ظاہر ہوا دیکھون ویلی کا بھی دل بھر آیا سر ہلا کر رہ گیا بول نہ سکا

پرسی ایک مہربانی تم مجھپر اور کرو گے کرو گے سچ

یہ پوچھکر پرسی نے جو ویلی کا منھ دیکھا تو گویا نگاہون
سے بصد منت پوچھا

ویلی ایسے وقت ایسی کون سی بات ہے کہ جس کا مین
تم سے انکار کر سکتا ہون

پرسی کل جراح دو بجے آنیکو کہہ گیا ہے تم بھی مہربانی
کر کے اوس وقت میرے پاس رہو

ویلی کے چہرے کا رنگ اڑ گیا گھبرا کر کرسی سے اوٹھ کھڑا ہوا

ویلی نہین بھائی جان مجھسے یہ ہرگز نہ دیکھا جا سکیگا

پرسی بھائی جان اگر تم سے وہ دیکھا بھی نہین جا سکیگا تو
مجھسے برداشت کیونکر ہو سکیگا میرے پاس اوسوقت کوئی
بھی نہ ہیگا صرف وہی سخت دل جراح اور اوسکا ہمراہی ہوگا شاید
یہ بڑھیا بھی اوسوقت ٹل جائیگی یہ بیشک میری پست ہمتی اور

Digitized by Google

بیوقوفی ہے یہ مین بھی بخوبی اپنے دل مین جانتا ہون تاہم
ایسے وقت مین ایک دوست کا پاس ہونا بڑا سہارا ہوگا
ویلی اچھا بھائی اگر گھر سے کوئی اور طرح سے خبر نہ آئی تو
مین ضرور اوسوقت تمھارے پاس رہونگا خیر میرے دل پر
جو چاہے سوگذرے برداشت کرونگا اور جو کچھہ خدمت
میرے لائق ہو تم سے بے تکلف کہو

سولھوان باب

آدمیونکی دہشت

ویلی جب پرسی سے رخصت ہوکر باہر نکلا اوسکا دل خوشی اور غم دونونکا مزہ چکھہ رہا تھا خوشی اور خدا کی شکرگذاری تو اوسے اس بات کی تھی کہ ایک ہمجنس کے کانٹے بکھرے ہوئی رستے مین کچھہ پھول بھی چھینٹنے پر قادر ہوا وہ دوستی اور اتحاد کی گرمجوشی کا لمعہ جو اوسکے سینے مین چمکا تھا سو جب خوشی اور شکرگذاری کا تھا اور غم اس بات کا تھا کہ اوسنے پانون کٹنے کے وقت حاضر رہنے کا وعدہ کیا تھا اوسے اپنے استقلال اور دل کی مضبوطی پر بڑا شبہہ تھا اوسکا دل اس خیال ہی سے بیٹھا جاتا تھا اوسے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جسقدر پرسی کو اپنے پیر کٹوانے مین درد ہوگا اوسی قدر مجھکو اوسکے دیکھنے مین

اسی عرصے مین مسٹر ہیو صاحب کی مکان کا دروازہ دکھلائی دیا ویلی کو ہنٹنگٹن کا ناخوش کرنا یاد آیا سوچا کہ وہ ضرور میرے ساتھہ بری طرح سے پیش آئیگا اور ساتھہ ہی یہ بھی خیال گذرا

Digitized by Google

کہ اگر سر ہیو صاحب پوچھیں سگے کہ تو کہان گیا تھا تو مین کیا جواب
دونگا پرسی کا نام سننے سے تو وہ ضرور خفا ہونگے ویلی کو سر ہیو کے
احاطے مین قدم رکھنا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی توپ کے
منہ مین جاتا ہو یا سانپ کی بانبی مین پانون رکھتا ہو اوسکے پیر گویا
سو سو من کی بھاری ہوگئے دھرتا آگے کو تھا پڑتے پیچھے تھے
کبھی اپنے دل مین کہتا کہ مجھ آفت کے مارے کو کہین چین نہین
جدھر پھرتا ہون مصیبت دکھائی دیتی ہے کوئی غمخوار اور مددگار نہین
اتنی ہی امید باقی ہے کہ تند مشکلن کا غصہ جاتا رہا ہو اور پرسی کا نام لینے
کا کچھہ کام ہی نہ پڑے کبھی پکار اٹھتا کہ مین تو بڑا بودا بزدل ڈرپوک نا
ہون اگر مین بر سر راست ہون اور اپنے خالق پروردگار کے حکم کی
تعمیل کرتا ہون تو پھر مین اس بات سے کیون ڈرون کہ مجھے کیا
کہین گے اور کیا کرینگے سر ہیو صاحب کے مکان کے اندر اوس وقت بڑا
غل غپاڑا مچ رہا تھا گھر کے ساری لڑکے اور نوکر چاکر دالان مین
جمع تھے سر ہیو صاحب دروازے کیطرف پیٹھہ کیے ہوئے کھڑے
تھے اور ہاتھہ ہلا ہلا کر سب لوگون کو دھمکا رہے تھے ویلی اس بات
کو غنیمت سمجھا اور اوسکے دل کو ایکطرحکا بھروسا ہوا کہ شاید
اس بھیڑ بھاڑ مین پرسی کا تذکرہ نہ آوے ادھر سے دائی ڈرتی

Digitized by Google

کانپتی ہاتھ جوڑکر مسز ہیو سے کہہ رہی تھی کہ جناب مین نزادو سے عمر بھر کبھی نہین دیکھا اور اودھر سے اسیطرح آیا عرض کر رہی تھی کہ مالک ایسی بات تو اس گھر مین آجتک کبھی نہین ہوئی تھی مین نے تو ایسی بات عمر بھر مین آج ہی سنی

لڑکون کا چہرہ بھی گھبرایا ہوا اور سست تھا آویلی اپنے دل مین سوچنے لگا کہ یہ کیا نیا شگوفہ کھلا

اسی درمیان مین مسٹر ہیو بڑے غضب سے بولا کہ ابھی کل کھانا کھانے کے وقت تک وہ جون کی نتون میرے پاس موجود تھے مین اس بات کی قسم کھا سکتا ہون پس مین اس بات کی ضرور تھانے مین اطلاع کرون گا ایسے چورون کو مین اپنے گھر مین ہرگز جگہہ نہ دونگا

دائی ای جناب ای جناب مین آپ کے پانون پڑتی ہون آپ ایسی بیرحمی نکیجیے مین نے تو اوسے اپنی آنکھون سے بھی نہین دیکھا ہاتھ سے چھونے کی کون سی بات ہے

مسز ہیو پھر تیرے اوس کمرے مین کون جاتا ہے تو ہی مکان صاف کرنیکو وہان جایا کرتی ہے

دائی پھوٹ کر رونے لگی اور گڑگڑا کر کہنے لگی صاحب کل سے

تو مین اوس مکان مین جھاڑو دینے کو بھی نہین کہتی ذرا
آپ میری بیچاری بڈھی ماکیطرف نظر فرمائین اور ایسی بیرحمی کا
کام ظہور مین نہ لائین

سر ہیو — مین ایک ایک صندوق کھول کر اوسے تلاش
کرونگا کوئی جگہہ گھر مین بغیر ڈھونڈے نہ چھوڑونگا مین ابھی تھانے
کے برقندازون کو بلاتا ہون اور تم لوگون کو چوری کا مزا
چکھاتا ہون جیسا جس نے کیا ویسی ہی اب سزا پائیگا اگر
جیلخانے مین بھی پڑا پڑا مرجاے لائق رحم کھانیکے نہین ہے

ڈیلی نے اپنے بھائی سے کان مین پوچھا کہ
یہ کیا ماجرا ہے

ٹام — سر ہیو صاحب کے دو قطعہ بنک نوٹ دو سو روپے
کے نہین ملتے

ڈیلی کو دو سو روپے گویا ایک خزانہ تھا بولا کہ یہ تو
سر ہیو کا بڑا نقصان ہوا

سر ہیو — یقین جانو کہ مین بغیر چوری پکڑے ہرگز تم لوگون کو
نہ چھوڑونگا کسی نے کیون نہ چرایا ہو مین بھی اوسے تا بزیست
یاد کراؤنگا کہ کسیکے مال کو ہاتھہ لگایا تھا ابھی کل ہی کی بات ہے

Digitized by Google

کہ جب مجھے وہ رجسٹری کی ہوئی چٹھی مین سبز لفافے کے اندر ملو آپ
پر پہونچے تھے مین نے اونھین اوسی طرح میز کے اوپر رکھہ دیا تھا
نام اور ویلی سبز لفافے کا نام سنتے ہی چونک پڑے
گویا دونون کے بدن مین گولی سی لگ گئی

سر ہیو جہان سے ہو اوس لفافے کو پیدا کرو چور تو سزا
پا ویگاہی گا لیکن موقوف مین اپنے سارے نوکرون کو کرون گا
ویلی تھر لے لگا ہاتھہ پانون بالکل سرد ہو گئی ایمان اور
وہشت دونون آپسمین لڑ رہے تھے پہلے تو ویلی کو یہ سوچ آیا
کہ مین سر ہیو صاحب سے کیونکر اپنا گناہ ظاہر کرون وہ سنتے ہی
آگ بگولا بن جائینگے اور بڑی ہی آفت میرے سر پر لائینگے
لیکن آخر خدا کا خوف غالب ہوا اور وہ آدمی کا خوف جو جال
مین پھنساتا ہے اور جسنے لحظہ ایک اوسکے دل کو دبدھے مین ڈال
دیا تھا بالکل رفع ہو گیا قدم بڑھا کر بڑی مضبوطی سے بولا کہ
صاحب آپ کے بنک نوٹون کا حال مجھکو معلوم ہے
جتنے آدمی وہان کھڑے تھے سبکے سب مثل بت خاموش
ہو گئے اور ویلی کا منہ تکنے لگے
سر ہیو فوراً اوسکی طرف مخاطب ہوا اور پوچھنے لگا تمکو

Digitized by Google

معلوم ہے ہاں اگر معلوم ہے تو پھر کہتے کیون نہین
ویلی جناب وہ ایسا اتفاق ہوا کہ مین نے اونکو آگ مین جلا دیا
سرہیو جلا دیا ہاں آگ مین جلا دیا ہاں مین تمھین ابھی بتلائے
دیتا ہون کہ آگ مین جلانا کیسا ہوتا ہے
سرہیو یہ بات غضب مین آکر اسقدر زور سے بولا کہ سارا
مکان گونج اٹھا اور لال لال آنکھین کیئے ہوئے ویلی کے پاس
آکھڑا ہوا ہنوز زیادہ کچھ کہنے نپایا تھا کہ پیچھے سے اوسکو ایسا
سنائی دیا جیسے کوئی کہتا ہے مردان عالی ہمت قصور کو
معاف کرتے ہین سرہیو نے منہ جو پھیرا تو کیا دیکھا کہ برگر یوصاحب
چلے آتے ہین اونکی ملائم نظرون سے اوسکی وہ غضب بھری ہوئی
آنکھین جو سرہیو نے ہی نیچی ہوگئین ویلی تو چپا چپا کرتا ہوا جھٹ
جھپٹ کر اونکی بغل مین جا کھڑا ہوا اور سرہیو اپنے دل ہی دل مین اس بات
سے نہایت شرمندہ اور پچھتاتا ہوا کہ دیکھو گھر آئے ہوئے
ایک مہمان پر مین اسقدر تند و تیز ہوا برگر یو نے جو اسکے منہ سے
باتین سنی ہونگی تو اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے آواز تو اوسکی
اوسی دم دھیمی ہوگئی لیکن تاہم اثر غصے کا اوسمین بیشک
نمایان تھا برگر یو صاحب سے کہنے لگا کہ مہربان تمھارا یہ صلح جو اور خود آ

منہ سے اقرار کرتا ہے کہ میرے بنگ نوٹ آگ مین جلا دیئے
گویا اوسے آتشباری کی کوئی چیز تصور کی
برسکر یو صاحب اپنے بھتیجے کے اندھے پن پر ہاتھہ
رکھکر بولے کہ جناب اگرچہ اوسنے بنگ نوٹ جلا دیئے مگر اوس نے
اپنے ایمان کو بخوبی بچایا کہ جو بنگ نوٹ سے بہت بہتر ہے آپکا
نقصان نہونے پائیگا آپکو اونکے دام ملین گے
مسٹر میو ای جناب یہ کچھ دو سو روپے کیواسطے نہین ہے
مین آپ سے ہرگز روپیہ نہین لینے کا ایسی ایسی خفیف باتین تو
خیال مین لانے لائق بھی نہین ہین اور پھر نوکرون کیطرف
رخ کرکے غصے سے بولا کہ تم لوگ کیون یہان بھیڑ لگائے
ہو وو سب سٹکے سب اوسی دم وہان سے کافور ہوئے اور سوا
بلا یو نہچی تھی لیکن خیر گذری یہ کہتے ہوئے اپنے ڈیرے
کیطرف سدھارے ویلی نے آہستہ سے پوچھا چچی صاحب کی
طبیعت کیسی ہے مسٹر میو نے یہ موقع بات پھیرنے کا بہت اچھا
پایا بولا ہان جناب یہ تو فرمائیے کہ آپکی میم صاحب کی طبیعت کسی
ہے آپکے یہان تشریف لانے سے تو آثار اچھے معلوم
ہوتے ہین کیا وہ اونکا بخار دباکی ٹھہرا

پرسگریو شکر ہے کہ وہ بخار و بائی نہین ٹھہرا اور میری دانست مین خطرے کا وقت اب نکل گیا بلکہ اسی واسطے مین ان دونون لڑکون سکے لینے کو آیا ہون کیونکہ اب ونکے وہان جانے سے کسیطرحکا کچھہ ہرج نہین اور آپ کی بھی تخفیف تکلیف ہوگی

سرہیو اسے صاحب تکلیف کیا یہ تو مین راحت ہو اب آج کے دن تو انکو یہان اور رہنے دیجیے

پرسگریو صاحب نے لڑکون کیطرف نگاہ کی وہ تو گھر جانا دل سے چاہتے تھے اونکی آنکھین گویا اس بات کو پکارے ہوے کہتی نہین

پرسگریو نہین جناب انکی ماں کا دل ان مین بہت ہی لگ رہا ہے انھین تو مین اب اپنے ساتھہ سلیئے جاتا ہون اسباب انکا کل آدمی بھیجکر منگوا لونگا سرہیو صاحب نے پھر کچھہ زیادہ ہٹھہ نکی صاحب سلام کرکے اور ویلی اور تمام سرہیو اور زنانہ منگمن سے ہاتھہ ملاکے وہان سے باہر نکلے لڑکون کو تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا اونھون نے زندان سلیمان سے رہائی پائی

پرسگریو نے اپنے دل مین کہا کہ مین ان بچون کو بجز ضرورت اشد کے ایک گھنٹہ بھی اس اغواء شیطانی کی بھٹھی مین نہین رکھہ سکتا تھا

Digitized by Google

بیچارے تام کا دل اوسوقت ایسا منقبض ہورہا تھا
کہ گھر جانیکی خوشی سے بھی منبسط نہوا اوسنے اپنے تئین اپنے بھائی
کی آنکھون مین بیٹھا جانا بھائی کی آنکھون مین کیا خود اپنی آنکھون
سے بھی اپنے تئین پست اور گرا ہوا دیکھا وہ آزمایش کے وقت گر پڑا
تھا وہ مضبوط سپاہی کیطرح اپنی چوکی پر قائم نہ رہ سکا تھا سو اسکے
جب اوسکے چھوٹے بھائی نے اپنے گناہ پر اقرار کیا تو یہ الگ خاموش
کھڑا رہا حالانکہ یہ اوس سے زیادہ قصوروار تھا بلکہ اسیکی خالی
کہنے پر ویلی نے اوس لفافے کو جلایا تھا اب وہ ہرگز کبھی یہ شیخی کا کلام
زبان پر نہ لا سکتا تھا کہ نہ مین کسی چیز سے ڈرتا ہون نہ کسی آدمی
سے جب لڑکے گھر پونہچے اونکی امی بی گوراونھین دیکھکر نہایت
دل شاد ہوئین لیکن چہرے پر جو اونکے آثار تردد اور تفکر کا پایا تو
بہت تعجب مین آئین پوچھنے سے ویلی کا حال تو اوسیدم معلوم
ہوگیا لیکن تام کا کچھہ نہ کھلا بلکہ اوسکے دل کا رنج و ملال ہر دم
زیادہ بڑھتا گیا اوسکے دل مین اوسکا گناہ گویا پتھر سا جما ہوا تھا
و بدون اقرار کیے اوسکا ہٹنا ناممکن تھا وہ مسٹر ہیو صاحب سے تو اوس
حالت غضب مین سچ بات نہ کہہ سکا تھا اور اون سے اس حال
کے ظاہر کرنیکی ہرگز جرأت نکر سکا تھا کہ مین نے وہ لفافہ اوٹھا

بغیر دیکھے بھائی خالی کھکر ویلی کے ہاتھہ مین دیدیا لیکن جب رات هوئی اور اوسکی ما اوسکے پلنگ پر آ بیٹھی تو تام نے سوچا کہ اب تو اپنے گناہ کا اپنی ما سے اقرار کر دینا چاہیے اگرچہ اوسکو ان باتون کے کہنے مین اور اوسکی ما کو اونکے سننے مین نہایت درد ہوا تاہم اوسنے اپنی ما کی آنکھہ سے اوجھل جو جو عدول حکمیان کی تھین اور جس جس طرح پر ویلی کی محبت مادری کا ہنسا جانا گوارا کیا تھا جون کا تون صاف صاف اپنی ما سے کہہ سنایا جب سب کہہ چکا تو اپنے دل کو کچھہ ہلکا پایا

تام — کیا آپ میرا اتنا بڑا قصور معاف کر سکتی ہین

بی بی گور — بیٹا صرف میرا معاف کرنا کافی نہوگا تم نے اپنی ما سے خدا کا گناہ زیادہ تر کیا ہے وہ کون سا باعث تھا کہ جس سے تم نے خدا کا حکم توڑا یعنی اپنے دوست کی خبرداری نکی اور اپنے بھائی کو چھوڑا کچھہ یہ باعث نہ تھا کہ تمھارے دل مین اوسکی طرف سے محبت تھی مین بخوبی اور بالیقین جانتی ہون اور نہ یہ باعث تھا کہ خدا کے حکمون کی تم تعظیم نہین کرتے لیکن آدمی کی دہشت نے جو جال مین پھنسا لیتی ہے خدا کی دہشت کو مغلوب کر دیا اور کیا موجب تھا کہ آزمایش کیوقت اوسمین جرات نہوئی

بیٹا موجب یہی ہے کہ تمھارا ایمان سست ہے تم برابر اپنے
ذرا سے زور کی بساط پر بھروسا کیے رہے جب ترغیب و تحریص
کی موجین اوٹھین تو غوطے کھانے لگے تام نے ایک آہ سرد
بھری اور بولا کہ پھر اما اب کیا کرون

بی بی گور توفیق مانگ اور وہ مانگتے ہی ملیگی عفو چاہ اور
چاہتے ہی وہ بخش دیگا بیٹا اپنے دل اور افعال واقوال کی
سخت نگہبانی کر

ستر ھوان باب

ازمایش کا دن

پرسی کو وہ رات گویا اختر شماری مین کٹی اگر اوس حالت مین کچھہ دیر آنکھہ بھی لگ گئی تو وہ بد تر بیداری سے تھی بڑھیا رات کو اوسکے خوابگاہ کے پردے گرانے بھول گئی تھی صبح ہوتی ہی آفتاب کی روشنی سے پرسی کی آنکھہ کھل گئی فورا پلنگ پر اوٹھہ بیٹھا پیر کٹنے کا خیال پھر اوسکے دل پر سانپ کیطرح پھرنے لگا خیال کیا وہ تو گویا اوسکے واسطے ایک وبال ہوا تھا سوچنے لگا کہ اگر بڑھیا نے پردون کو گرا دیا ہوتا اور روشنی نہین آتی تو ابھی اور بھی کوئی دم سوتا رہتا اور اس خیال موحش سکے وردسی بچیا غصے کا کچھہ آثار بھی چہرے پر نمود ہوا لیکن آخر اوسے دبا لیا وہان بالا خانے سے اون سبزہ زارون کیطرف دیکھنے لگا جو دور دور تک دکھلائی دیتے تھے اونکے بیچ بیچ مین مویشی چپ چاپ چر رہے تھے اور کھیت لہلہاتے تھے ادھر تھوڑی دور پر جنگل سمیت پہاڑ کیسے سہانے نظر آتے تھے صبح کے وقت کا سفید سفید کہرا جو اونکے

اوپر جم گیا تھا اوس سے اور بھی بھلے معلوم ہوتے تھے اودھر نیلے
آسمان مین شعاع شمس سے افق کے بادل سنہری ہوکر اور بھی کیفیت
دوبالا کرتے تھے گویا ساری مخلوقات اوس وقت پرسی کو دل
کو اپنی شیرینی کا مزہ چکھا رہی تھی

پرسی اپنے دل ہی دل مین کہنے لگا کہ اس غمگذران کے
خوف ورنجون سے اعتقاد دینی ضرور میری روح کو برتر اٹھائے گا
مجھ سا لائق اور کم زور کے سامنے بھی دیکھو کیسی اچھی فضا ہے اس دنیا
کی ساری آزمایشین جلد ہی عقبے کے لا انتہا جلال سے مبدل
ہو جاینگی اے خدا مجھے زور دے تسلی دے ای خدا مجھ
اپنے بچے کو برکت دے مین تیرے رحم آلودہ ہاتھون مین چپ
چاپ پڑا رہونگا جو کچھ تیری مرضی ہو وہی میرا کر

پرسی یہ سوچتے سوچتے پھر پلنگ پر سوگیا اور آنکھ اوسکی
پھر لگ گئی مگر چین اوس بیچارے کو خواب مین بھی نتھا درد اور
خوف نے وہان بھی اوسکا پیچھا کیا دیکھتا ہے کہ آنی اسکو
اسطرح مصیبت کی آگ مین خدا کا جلال بڑھانے کے لیئے
وہ بھی شکنجے مین ڈالا گیا ہے لیکن جلاد کی جگہہ وہ جراح گھڑا ہے
پیر کاٹنے کے لیے آنیکا وعدہ کر گیا تھا اور پھر ہوتے ہوتے

وہ شکنجہ بھی اوس کو پوچ کی صورت بن گیا جیسے بیماری کی حالت
مین وہ پڑا رہتا تھا اور اقرار کرا قرار کر شور اوسکے کان
مین آتا تھا دل اوسکا مارے خوف کے دھسا جاتا تھا چلا کر
رونے لگا کہ اسی عرصے مین یکایک ایک روشنی سی آسمان
سے نمود ہوئی اور اوسکے اندر ایک نورانی فرشتہ جسکے
جنتی چہرے کے گرد قوس قزح کیطرح چمکتا ہوا جلال ابدی
کا ایک ہالہ سا بندھا ہوا تھا اور جسکے دل کو رنج و ملال دنیاوی
کے مزہ چکھنے کا کبھی کام نہ پڑا تھا دکھلائی دیا اوسنے برسی کیطرف
دیکھا اور آسمان کی طرف اشارہ کیا اوسکی وہ گھڑی ملائم
نگاہ دیکھتے ہی برسی کی روح کو راحت اور طاقت دونون حاصل
ہوئین نیند کھل گئی خدا کی حمد و ثنا گاتا ہوا پلنگ سے نیچے
اوترا دل اوسکا صلح سے معمور تھا

اوسکا چچا باہر جانیکے پیشتر اوسکے پاس آیا اور اپنے بھتیجے
کو روز کی طرح ملول نہ دیکھکر دل مین تعجب سا کھایا کہنے لگا کہ برسی
تو بڑا بہادر ہے آج مین تیری خاطر دو بجنے سے پہلی ہی چلا آونگا
تو کسی بات سے گھبرا مت ہمت رکھہ یہ پہلی ہی دفعہ تھا کہ اوسنے
اپنے بھتیجے کے ساتھ ایسی مہربانی کا کلام کیا برسی کے دل مین

بھی اپنے چچا کی طرف سے ایسا ایک احسان مندی کا اثر پیدا
ہوا کہ گویا سابق کبھی نہ ہوا تھا وہ بڈھیا بھی اوس روز
پرسی کو بہ نسبت اور روز کے کچھ مہربانی کے ساتھ منہ پر
کھانا چنتی ہوئی معلوم دی اور پیر رکھنے کی چوکی بے مانگے
اوسکے پیر تلے لا رکھی اگرچہ یہ بہت چھوٹی باتین تھین تاہم اوس
بیمار کو تسلی بخش ہوئین کیونکہ جب خدا کی محبت دلون مین چھپ جاتی ہے
تو پھر ہم لوگون کو اپنے ہمجنسون کے سارے تعلقات میٹھے
معلوم ہوتے ہین

غرض دن گذرا جاتا تھا اور پرسی گھڑیان گن رہا تھا
اور سو سو طرح کے خیالات اپنے پیر کٹنے کے دل مین باندھ
رہا تھا بموجب قول مشہور کے کہ الانتظار اشد من الموت تاہم
پرسی کچھ ناخوش نہ تھا اوس روز اوسکا چچا بہت جلد گھر
آیا اور دو بجے سے پہلے ڈیکی بھی اپنے چچا پرسگروو صاحب
کے ساتھ وہان آن پونہچا

پرسی تم لوگون کی ان مہربانیون کا مین کہان تک شکرانہ
ادا کرون دوستون کے نزدیک ہونے کی ایسی کبھی قدر
نہین معلوم ہوتی ہے کہ جیسی بیماری اور مصیبت کیوقت معلوم

وہ شگفتہ بھی اوس کوچ کی صورت بن گیا جیسے
مین وہ پڑا رہتا تھا اور اقرار کرا فسرار کر شور او
مین آتا تھا دل اوسکا مارے خوف کے دھڑ
رونے لگا کہ اسی عرصے مین یکایک ایک رو
سے نمود ہوئی اور اوسکے اندر ایک نورانی
جنتی چہرے کے گرد قوس قزح کی طرح چمکتا
کا ایک ہالہ سا بندھا ہوا تھا اور جسکے دل کو
کے مزہ چکھنے کا کبھی کام نہ پڑا تھا دکھلائی دیا او
دیکھا اور آسمان کی طرف اشارہ کیا اوسکی
نگاہ دیکھتے ہی بربستی کی روح کو راحت اور طا
ہوئین نیند کھل گئی خدا کی حمد و ثنا گاتا ہوا
اوترا دل اوسکا صلح سے معمور تھا

اوسکا چچا باہر جانیکے پیشتر اوسکی پاس آ
کو روز کی طرح ملول نہ دیکھکر دل مین تعجب سا کھا
تو بڑا اچھا ہو رہا ہے آج مین تیری خاطر دو بجنے سے پہلے
تو کسی بات سے گھبرا مت ہمت رکھ یہ پہلی ہی دفعہ
اپنے بھتیجے کے ساتھ ایسی مہربانی کا کلام کیا

Digitized by Google

خیالات

معلوم ہوتی ہے کہ

Digitized by Google

ہوتی ہے

پرسکریو صاحب پرسی کی کوچ کے پاس بیٹھ گئے اور
بولے کہ یہ بھی خدا کی ایک برکت ہے مجھے معلوم نتھا کہ تم
اسقدر بیمار رہا اور رہا سوا اسکے گھر مین بیماری ہونیکے باعث
اندنون باہر بھی کم نکلا تھا اور ضعیفی کے باعث اب بہت دور چلا بھی
نہین جاتا ورنہ عزیزا ابتک مین بغیر تمھاری پاس آئے ہرگز نرہتا
وقت جاتے معلوم نہین ہوتا اگر کوئی غیر شخص آتا
اوس بات چیت مین کبھی یہ خیال نکرتا کہ اونمین سے
کسی شخص کا آج بیڑا کٹنے کو ہے لیکن جونہی گھڑی مین ۵ بجے
پرسی کا چہرہ زرد ہوگیا دفعۃ اضطراب کے ساتھ دروازے
کیطرف دیکھنے لگا دروازہ وہان سے تفاوت پر تھا اس باعث
گاڑی کی آواز وہان تک پہونچنے کی کچھ امید نہ تھی بات بھی کرنا
اوس وقت مشکل پڑگیا پرسی اپنی نگاہ رہ رہ کر اوسی گھڑی پر پاتا
تھا اوسکی سوئی دم بدم آگے بڑھتی چلی جاتی تھی یہان تک
کہ تین بھی بج گئے

پرسی کا چچا تعجب ہے کہ ڈاکٹر گریو صاحب اس بیماری لڑکے
کو اتنی دیر تک انتظار مین رکھیں انتظار سب سے بدتر ہے

اسی عرصے مین کسی نے زور سے حلقہ در کھٹکھٹایا پرجیا
دروازے کے پاس ہی بیٹھی تھی اوسنے فوراً کواڑا کھول دیا
پرسی کا خون اوسوقت ایسا خشک ہوگیا تھا کہ اگر کاٹو تو قطرہ
نہ نکلے بہ مشکل تمام اس مختصر دعا کے لئے اوسنے فرصت پائی
کہ یا خدا میری مدد کر لیکن جب اپنے چچا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ
نہین ڈاکٹر گریو صاحب تو یہ بھی نہین یہ تو کوئی اور ہی ہے تو پرسی
کا گویا گیا ہوا خون پھر بدن مین آگیا اور روئیلی کا دل بھی ٹھکانے
ہوا پرسی کے کان مین جھک کے بولا کہ یہ ہمارے ڈاکٹر پرکنس صاحب
ہین چچی صاحب کا یہی علاج کرتے ہین

ڈاکٹر صاحب پرسی کے چچا اور پرسی گریو صاحب کو
سلام کرکے اور ایک خط پرسی کے چچا کے ہاتھ مین دیکے
کہنے لگے کہ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہین گذرا اس خط مین مجھے
ڈاکٹر گریو صاحب نے لکھا ہے کہ مین یکایک شدت سے بیمار
ہوگیا ہون اسواسطے حسب وعدہ آج پرسی کے یہان نہین
جا سکتا میری عوض تم جاکر دیکھ آنا پرسی کا چچا کچھہ دق اور متردد
سا ہوکر بولا کہ آج ڈاکٹر گریو صاحب کو یہان ایک کار عظیم کرنا
تھا اور مجھے خوف ہے کہ جسقدر اوس مین دیر ہوگی اوسیقدر

Digitized by Google

اوسمین زیادہ خطرہ ہوگا

پرسیگر لو ۔ اگر مناسب ہو تو ڈاکٹر پرنس صاحب کو بھی اپنے بھتیجے کا پانون دکھا دو مجھکو انکے علاج سے بارہا کام پڑ چکا ہے میری دانست مین تو ان سے بہتر یہان کوئی ڈاکٹر نہین ہے

پرسی کا چچا اسمین کیا ہرج ہے آپ بیشک ڈاکٹر پرنس صاحب کو دکھا دیجئے

پرسی نے بڑی خبرداری کے ساتھ اپنے پیر کی پٹیان کھولین اور ڈاکٹر نے اوسکا زخم دیکھ بھال کر اول سے اخر تک سارا حال دریافت کیا

ڈاکٹر کیا ڈاکٹر کریو صاحب اس پیر کے کاٹنے کی ضرورت سمجھتے ہین ح

ڈاکٹر کے استفسار کا انداز دیکھکر پرسی کے دل مین پھر یکایک کچھ امید سی ہو آئی

پرسی کا چچا وہ کہتے ہین کہ اسکے سوا اب اور کچھ علاج ہی نہین ہے

ڈاکٹر مین تو بھائی ابھی اسباب مین جلدی نہین کرونگا اگر کچھ مقویات کھاؤ اور تبدیل آب و ہوا کرو تو میرے نزدیک

ہے عجب نہین کہ اسکا پانون کچھ روز مین بالکل اچھا ہو جاوے
مین نے اس سے بھی بدتر زخم دیکھے ہین اور پھر وہ بھلے چنگے
ہو گئے ہین پرسی کچھ نہ بول سکا ویلی کو مارے خوشی کے دم لینا
مشکل پڑ گیا دونون پرسی کے چچا کا منہ دیکھنے لگے اور دونون کا
کلیجا دھڑکنے لگا

پرسی کا چچا اگر آپکی ایسی راے ہے تو پھر بالفعل پانون کا
کاٹنا ملتوی رکھیے

پرسنگر بیو اور اگر تبدیل آب و ہوا چاہیے تو ہمارا مکان
موجود ہے ہم اوسے اپنے لڑکے کیطرح رکھینگے وہ شہر سے
بہت دور ہے اور وہان کا پانی بھی بہت اچھا ہے اور مین
جانتا ہون کہ بھابھی صاحب کی یہ دلی مراد ہے کیونکہ آج ہی ہر گھڑی
وہ پرسی کو اپنے یہان بلانے کو کہتی تھین
ویلی مارے خوشی کے تالی بجا اٹھا

پرسی کا چچا آپ ڈاکٹر صاحب اس باب مین کیا مناسب
تصور فرماتے ہین مین اب اپنے بھتیجے کو آپ ہی کے حوالے
کرتا ہون

ڈاکٹر اس سے بہتر اس لڑکے کے حق مین اور کوئی بات

نہین ہے آپ بے تامل اسے پرسیگر کو صاحب کے مکان مین جانے دیجئے وہان مجھے بھی اوسکے دیکھنے کا بڑا اسبھیتا ملیگا اور اب وہوا وہان کی ایسی شفا بخش ہے کہ اتنا فائدہ اسے بلکہ دوائے نہوگا میری گاڑی موجود ہے اگر آپ کی مرضی ہو مین اسے وہان پونہچا جاون وہ مکان میرے راستہ ہی مین پڑتا ہے

پرسی سنے درد وخوف کا رنج تو صبر و شکیبائی کے ساتھہ برداشت کیا تھا لیکن اوسے اس خوشی کا برداشت کرنا بہت مشکل تھا خوشی کیا یہ تو شادی مرگ ہونے کی نوبت تھی آنکھون سے ذخہتیار آنسوؤنکی دھارا بہنے لگی اور یہ دعائین تہ دل سے اوسکی زبان پر آئی خدا میرا زور ہی میری سپر ہی میرے دل نے اوسپر بھروسا کیا اور مجھے مدد پونہچی اسواسطے میرا دل نہایت خوش ہوتا ہی اور مین اپنے گیت مین اوسکی حمد گاؤنگا

قصے کو طول ہوا اور اب ارادہ یہ ہے کہ اسکو اسی جگہہ ختم کردین اسواسطے بڑے دن کا ذکر سنا دیتے ہین اور درد والم کی منزلون کو طے کر کے کتاب پڑھنے والونکی خوشی اور خرمی کے باغ مین پونہچا دیتے ہین

Digitized by Google

جب کہ بڑا دن آیا اور زمین ہر طرف برف سے سفید ہو گئی
ہوا نہایت سرد چلنے لگی دیکھنے والا بیان کرتا ہی کہ پرسگریو صاحب
کے مکان مین آتشدان روشن ہو رہے تھے اور ہر طرف سے
ہنسی خوشی کی آوازین آرہی تھین ادھر تو لمبے میز کے سرے
کیطرف بی بی گور بیٹھی تھین اور مہر مادرانہ کے ساتھ خوش ہو کر
اپنے شادان و فرحان چھوٹے لڑکے لڑکیون کی
طرف دیکھہ رہی تھین بی بی پرسگریو بھی اگرچہ بیماری سی نقیہ
تھین پر بڑے دن کی خوشی مین شامل تھین جدھر دیکھو قناعت
اور خوشنودی کیصورت دکھلائی دیتی تھی مگر سب سے زیادہ
خوشی پرسی کو تھی اور سچ بھی تو ہے اوس سے بڑھکر خوشی ور کیا
ہو سکتی تھی پانون اوسکا بالکل اچھا ہو گیا تھا لاٹھی اوس نے
پھینک دی تھی بدن مین طاقت بھی کچھہ کچھہ موجود نقاہت
کی بھی شکایت مفقود تندرستی کی قدر وہی جانتا ہے جو بیمار ہوتا
اور راحت کی قیمت وہی پہچانتا ہے جو مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے
پرسگریو صاحب خدا کا شکر ان نعمت ادا کرنیکے لیے
کھڑے ہوے سبکے سب خاموش ہو کر حیرت مین آ گئے
پرسگریو صاحب اپنے پیارون کی اس گروہ کو دیکھکر مارے

Digitized by Google

محبت کے آنکھون مین پانی ڈبڈبا لانے اور صدق دل سے بڑی
منت کی آواز کے ساتھ یہ دعا مانگنے لگے اے خدا اسکے
اور تیری اور ساری رحمتون کے واسطے ہم لوگون کو اپنا
سچا شکرگزار بنا آمین

INDIAN INSTITUTE

Digitized by Google

Digitized by Google

INDIAN INSTITUTE

Digitized by Google

Digitized by Google

This is a digital copy of a book that was preserved for generations on library shelves before it was carefully scanned by Google as part of a project to make the world's books discoverable online.

It has survived long enough for the copyright to expire and the book to enter the public domain. A public domain book is one that was never subject to copyright or whose legal copyright term has expired. Whether a book is in the public domain may vary country to country. Public domain books are our gateways to the past, representing a wealth of history, culture and knowledge that's often difficult to discover.

Marks, notations and other marginalia present in the original volume will appear in this file - a reminder of this book's long journey from the publisher to a library and finally to you.

Usage guidelines

Google is proud to partner with libraries to digitize public domain materials and make them widely accessible. Public domain books belong to the public and we are merely their custodians. Nevertheless, this work is expensive, so in order to keep providing this resource, we have taken steps to prevent abuse by commercial parties, including placing technical restrictions on automated querying.

We also ask that you:

+ *Make non-commercial use of the files* We designed Google Book Search for use by individuals, and we request that you use these files for personal, non-commercial purposes.
+ *Refrain from automated querying* Do not send automated queries of any sort to Google's system: If you are conducting research on machine translation, optical character recognition or other areas where access to a large amount of text is helpful, please contact us. We encourage the use of public domain materials for these purposes and may be able to help.
+ *Maintain attribution* The Google "watermark" you see on each file is essential for informing people about this project and helping them find additional materials through Google Book Search. Please do not remove it.
+ *Keep it legal* Whatever your use, remember that you are responsible for ensuring that what you are doing is legal. Do not assume that just because we believe a book is in the public domain for users in the United States, that the work is also in the public domain for users in other countries. Whether a book is still in copyright varies from country to country, and we can't offer guidance on whether any specific use of any specific book is allowed. Please do not assume that a book's appearance in Google Book Search means it can be used in any manner anywhere in the world. Copyright infringement liability can be quite severe.

About Google Book Search

Google's mission is to organize the world's information and to make it universally accessible and useful. Google Book Search helps readers discover the world's books while helping authors and publishers reach new audiences. You can search through the full text of this book on the web at http://books.google.com/